نامور شعرائے کرام کا علامہ محمد منشا تابش قصوری
کو منظوم خراجِ محبت

تابشِ اہلسنّت

مُرتّب
حافظ محمد مسعود اشرف قصوری
(ایم۔اے)

مکتبہ اشرفیہ مریدکے ضلع شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ------ تابشِ خورشیدِ علم وحکمت

نام مرتب ------- مولانا حافظ محمد مسعود اشرف قصوری

تصحیح ------- مولانا محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

کمپوزنگ ------- ام حبیبہ شطاریہ ضیائیہ کاموکی

تاریخ اشاعت ---- اپریل ۲۰۰۸ء/ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

تعداد ------- ۱۱۰۰

ناشر ------- مکتبہ اشرفیہ مرید کے شیخوپورہ

اہتمام -----

مطبع -------

قیمت -------

ملنے کا پتہ

مکتبہ اشرفیہ مرید کے شیخوپورہ

انتساب جمیل

شیخ المشائخ، پیر طریقت، رہبر شریعت، مخدوم ملت، محسن اہل سنت حضرت الحاج صاحبزادہ **میاں جمیل احمد شرقپوری** مجددی نقشبندی دامت برکاتہم زیبِ سجادہ آستانہ عالیہ حضرت شیر ربانی (حضرت ثانی لاثانی رحمہما اللہ تعالیٰ) کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب کرتا ہوں جنہوں نے اپنی حیاتِ مبارکہ کو دیگر اہم دینی وروحانی فیوض وبرکات کی تقسیم کے ساتھ ساتھ اکابرِ اسلام کی اہم علمی وتاریخی کتب کی فری اشاعت کو اپنا مشن بنا رکھا ہے۔

اور یہ ترتیب بھی انہیں کی خصوصی عنایت سے طباعت کا لباس پہن رہی ہے۔

فقط: محمد مسعود اشرف قصوری ایم اے

یکم جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ

۱۶ جون ۲۰۰۸ء جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استغاثہ

میری برباد بستی کو بسا دو یا رسول اللہ
کنارے پر میری کشتی لگا دو یا رسول اللہ
پریشاں حال ہوں للہ نگاہ لطف ہوجائے
سنو آہ و فغاں غم کو مٹا دو یا رسول اللہ
یہ نظریں آپ کے دیدار کی طالب ہیں مدت سے
رخ پر نور سے پردہ اٹھا دو یا رسول اللہ
مری تقدیر بن جائے مری قسمت سنور جائے
مریضانِ محبت میں بٹھادو یا رسول اللہ
رحیم بیکساں تم ہو حکیم دردمنداں ہو
طبیب مرض عصیاں ہو دوا دو یا رسول اللہ
میرا مسکن مدینہ ہو میرا مدفن مدینہ ہو
میرا سینہ مدینہ ہی بنا دو یا رسول اللہ
یہی ہے آرزوئے زندگی تابش قصوری کی
دم آخر رخ زیبا دکھا دو یا رسول اللہ

صلی اللہ علیک وآلک وصحبک وبارک وسلم

کروں تا کجا انتظارِ مدینہ

معطر معطر دیارِ مدینہ   منور منور جوارِ مدینہ

دو عالم نہ کیوں ہوں نثارِ مدینہ   ہیں محبوبِ رب تاجدارِ مدینہ

فضائے ریاضِ جناں دیکھتا ہوں   نظر میں ہیں باغ و بہارِ مدینہ

بو بکر و فاروق و عثمان و حیدر   فدائے نبی چار یارِ مدینہ

دکھا دو مجھے اپنا شہر مبارک   میرے تاجور، شہر یارِ مدینہ

مجھے سبز گنبد کا دیدار بخشیں   میں دیکھو جمالِ دیارِ مدینہ

کبھی ہو طوافِ حرم مجھ کو حاصل   کبھی دیکھوں جاکر مزارِ مدینہ

پہنچ جاؤں یارب وہاں جیتے جی میں   کروں تا کجا انتظارِ مدینہ

رضا وضیا کا ہے یہ فیض تابش

کہ تو بھی ہے مدحت نگارِ مدینہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تابش خورشید علم وحکمت

میں نے جب سے آنکھ کھولی ہے، گھر میں کتب تفاسیر واحادیث فقہ وتاریخ اور دیگر علوم وفنون سے واسطہ رہتا ہے، رسائل وجرائد کا بھی قابل ذکر ذخیرہ موجود ہے، میرے والد ماجد حضرت علامہ مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری دامت برکاتہم العالیہ کی اپنی تصانیف وتراجم بھی نظر نواز ہوتے رہتے ہیں، آپ کو ہر شعبۂ تبلیغ سے اللہ تعالیٰ جل وعلا نے نوازا ہے، تعلیم وتعلیم، درس وتدریس وعظ وتقریر اور پھر ایمان افروز، روح پرور تحریر، نظم ونثر۔

ان تمام شعبہ جات میں ایک نام ہے، جو مسلک حق کی پہچان بن چکا ہے، آپ کے نام آنے والے خطوط سے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ بین الاقوامی سطح پر آپ کو بڑی پذیرائی حاصل ہے، سینکڑوں اہل علم وقلم اور اکابرِ پاک وہند کے مکتوبات کو سال ہا سال سے آپ نے محفوظ کر رکھا ہے، یہاں تک کہ زمانہ طالب علمی کے خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ تحریر کا سلسلہ اسی دور سے شروع فرمایا اور مضامین ومقالات کا ایک جہاں آباد کیا۔

شعرائے اسلام نے آپ کی قلمی وتحقیقی، دینی وتدریسی خدمات کو سراہتے ہوئے نظم ونثر میں تحسین وتبریک کے محبت بھرے گلدستے پیش کئے، نثری مکتوبات سے صرف نظر کرتے ہوئے منظوم مناقب سے کچھ حصہ

قارئین کی نذر کر رہا ہوں' تا کہ اہل محبت مزید دعاؤں سے سرفراز فرمائیں!

والد ماجد دامت برکاتہم العالیہ نے ہماری جس شفقت سے تربیت فرمائی وہ ہمارے لئے انعام الٰہی سے کم نہیں، نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی نگاہ کرم سے ہمیں بھی علوم دینیہ وعصریہ کی اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کیا (الحمدللہ) آپ کا سینکڑوں کتابوں پر ''نشان منزل''، عنوان آپ کی عظمت ورفعت اور علمیت کی پہچان بن گیا، میری کوشش ہے کہ انہیں تاریخی دستاویز کی صورت میں طباعت واشاعت کے زیور سے آراستہ کیا جائے، یوں ہی آپ پر صاحبان علم وقلم نے جو گرانقدر مقالات قلمبند فرمائے ہیں انہیں بھی کتابی صورت دی جائے، فی الحال عالی مرتبت شعرائے کرام کے منظوم شہ پاروں کو ملاحظہ فرمایئے اور تصور کیجئے کہ حضرت مولانا علامہ الحاج محمد منشا تابش قصوری مدظلہ العالی اپنی دینی وتبلیغی، تدریسی، تصنیفی خدمات کا کس خوبصورتی اور عقیدت ومحبت سے اظہار کر رہے ہیں آپ منظوم نقوش میں اعتراف عظمت کی کیفیت کو دیکھئے اور دعا کیجئے تا کہ زیادہ سے زیادہ مسلک حق اہل سنت وجماعت کے استحکام کے لئے اپنا فعال کردار سرانجام دیتے رہیں۔

فقط:۔ حافظ محمد مسعود اشرف قصوری

فاضل جامعہ محمدیہ غوثیہ، ایم اے (عربی) پنجاب یونیوسٹی لاہور، بی۔ایڈ،

علامہ اقبال اوپن یونیوسٹی اسلام آباد، ۴ربیع الاول ۱۴۲۹ھ/۱۳مارچ/۲۰۰۸ء، یوم الخمیس

از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

حضرت مترجم علامہ تابش قصوری زید مجدہ

نزہت المجالس کا ترجمہ زینت المحافل پاک وہند کی معروف علمی اور تحریکی شخصیت مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری زید لطفہ نے کیا ہے کہ جو اپنی گونا گوں صفات کی بناء پر جواں سال علماء وفضلاء میں یکتا حیثیت کے حامل ہیں، آپ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، میں شعبہ فارسی کے متخصص مدرس بھی ہیں اور مقبول عام خطیب بھی، جب کہ یہ دونوں صفات بہت کم علماء میں جمع ہوتی ہیں، آپ صاحب طرز ادیب اور پاکیزہ فطرت شاعر بھی ہیں، قدرت نے انہیں حاضر دماغی اور لطیف حس مزاح کا وافر حصہ عطا کیا ہے، جس محفل میں موجود ہوں اسے کشت زعفران بنا دینے کا ملکہ رکھتے ہیں جب سے انہوں نے فارسی جماعت کو پڑھانا شروع کیا ہے اس وقت سے طلباء کی تعداد میں سال بہ سال اضافہ ہی ہوا ہے یہاں تک کہ ان کی کلاس کی تعداد سوا سو تک پہنچ جاتی ہے، آپ جامعہ کے واحد استاد ہیں، جن کے شاگرد دورہ حدیث تک ہر کلاس میں موجود ہوتے ہیں طلباء احباب اساتذہ اور منتظمین سبھی کے ہاں مقبول بلکہ محبوب ہیں۔

ماہنامہ ضیائے حرم اپریل ۱۹۷۱ء میں مولانا محمد منشا تابش قصوری کا

ارسال کردہ ،شہید جنگ آزادی ۱۸۵۷ء۔مولانا کفایت علی کافی مرادآبادی رحمہ اللہ تعالی کا تعارف اوران کی نعت شائع ہوئی ،ارسال کنندہ کی حیثیت سے ان کا ایڈریس بھی تحریر تھا''خطیب جامع مسجد فردوس ٹنریز مرید کے ضلع شیخوپورہ راقم ان دنوں جامعہ اسلامیہ رحمانیہ ہری پور میں مدرس تھا اور بطل حریت علامہ فضل حق خیرآبادی رحمہ اللہ تعالی کی سوانح حیات اور جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں ان کے مجاہدانہ وسرفروشانہ کارناموں پر مشتمل کتاب ''باغی ہندوستان کی تلاش میں تھا سوچا کیوں نہ آپ سے رابطہ کیا جائے ،ممکن ہے آپ کے توسط سے کتاب کا سراغ مل جائے ،عریضہ ارسال کیا اور درخواست کی کہ اس کتاب کی تلاش میں امداد کریں ،موصوف نے لاہور کی تقریبا تمام قابل ذکر لائبریریاں چھان ڈالیں اورآخر کا ''الفلاح بلڈنگ'' کی لائبریری سے کتاب ڈھونڈ نکالی لیکن مشکل یہ پیش آئی کہ لائبریرین کتاب دینے پر کسی صورت تیار نہ ہوا بعد ازاں یہ کتاب جناب محمد عالم مختار حق کے ذاتی کتاب خانہ سے مل گئی اورانہوں نے ازراہ عنایت اشاعت کے لئے دے دی ،یہ تھا مولانا تابش قصوری کے ساتھ پہلا تعارف ،الحمدللہ!اس دن سے آج تک ان کے ساتھ برادرانہ تعلقات قائم ہیں اور اللہ تعالی کے کرم سے امید ہے کہ بدستور قائم رہیں گے۔

۱۹۷۴ء میں راقم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں تدریسی خدمات پر مامور ہوا تو حضرت مولا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ ناظم اعلی جامعہ نظامیہ رضویہ وتنظیم المدارس مولانا محمد منشا تابش قصوری ،مولانا محمد جعفر ضیائی اور راقم نے مل کر

مکتبہ قادریہ کا آغاز کیا ،ہم چاروں افراد فی کس ماہانہ پچاس روپے جمع کرتے جب کچھ مناسب رقم بن جاتی تو کوئی رسالہ یا کتاب شائع کردیتے ،یہ اشتراک وتعاون سالہا سال جاری رہا اور تاریخی اہمیت کی حامل متعدد کتابیں شائع ہوئیں ،جن میں باغی ہندوستان ،یاد اعلی حضرت ،الغنی یارسول اللہ ،تذکرہ اکابر اہل سنت ،تعارف علمائے اہلسنت ،مرآۃ التصانیف ،نغمہ توحید ،اور تاریخ تناولیاں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں اس دور میں مولانا محمد منشا تابش قصوری ہفتے میں ایک دو مرتبہ مرید کے سے لاہور آتے اور بعض اوقات رات بھی مکتبہ قادریہ میں قیام کرتے ،کسی کتاب کی تصحیح کی جاتی ،کسی کی کاپیاں جوڑی جاتیں ،آئندہ شائع کی جانے والی کتابوں کے بارے میں صلاح مشورہ ہوتا ،سرگرمی اور فعالیت کے اعتبار سے وہ دور مکتبہ قادریہ کا زریں دور تھا ،کاش کہ وہ دوبارہ لوٹ آئے!

تقریبا چوتھائی صدی کا یہ عرصہ رفاقت کسی انسان کے مزاج کو سمجھنے کے لئے کم نہیں ،میں نے انہیں سراپا اخلاص وللٰہیت ،جفاکش صاف گو پاک نظر اور پیکر استغناء پایا ہے ،اللہ تعالی اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ تعالی علیہ وسلم کی محبت ان کے رگ وپے میں سرایت کئے ہوئے ہے ،ملک وملت کا گہرا درد رکھتے ہیں ،بیدار مغز اور زبردست قوت فیصلہ کے مالک ہیں۔

مولانا محمد منشا تابش قصوری ابن الحاج میاں اللہ دین صاحب آرائیں /۶۲ ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء کو موضع ہری ہر ضلع قصور میں پیدا ہوئے ،والدہ ماجدہ دینی ذوق رکھنے والی خاتون تھیں ،عام طور پر پنجابی زبان میں لکھی ہوئی دینی کتابیں

پڑھتی رہتی تھیں، والد ماجد کو قرآن پاک کا ایک سپارہ یاد تھا، قرآن پاک، گھر میں پڑھنے کے بعد لوئر مڈل سکول برج کلاں سے وظیفے کا امتحان پاس کیا، پھر ہائی سکول گنڈا سنگھ والا میں داخلہ لیا، جمعہ کے دن بڑے بھائی الحاج محمد دین صاحب کے ساتھ قصور جاتے، مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی اور مولانا علامہ الحاج محمد شریف صاحب نوری رحمہما اللہ تعالی کی تقریریں سن کر دین متین کی مزید محبت دل میں پیدا ہوئی اور دس سال کی عمر میں اپنے گاؤں میں پہلا جلسہ میلاد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کرایا، ساتویں جماعت میں تھے کہ دل میں علم دین حاصل کرنے کا شوق اور بڑھا تو ہر وقت اپنے ہی ایک مصرع کا وظیفہ کرنے لگے۔

پانویں فیل ہوواں پانویں پاس ہوواں
ڈیرہ درس دے وچہ جالاوناایں

چنانچہ میٹرک پاس کرنے کے بعد ۱۹۵۷ء میں خود ہی دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور جا کر داخلہ لے لیا اور ۱۹۶۳ء میں فارغ ہوئے تاہم دستار فضیلت اور سند فراغت کی سعادت ۱۹۶۵ء میں حاصل ہوئی، حضرت مولانا الحاج ضیاء القادری بدایونی شاعر آستانہ دہلی نے اس موقع پر طویل نظم لکھی جس کے مقطع میں تاریخ فراغت نکالی۔

منشائے محمد کو منشائے خدا سمجھا
تاریخ ضیا کہئے ''ابرار شریعت'' آ

اس عرصے میں آپ نے حضرت فقیہ اعظم مولانا الحاج ابوالخیر محمد نور

اللہ نعیمی اشرفی مہتمم دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور،

حضرت علامہ مولانا ابوالضیا محمد باقر ضیاء النوری صدر المدرسین
حضرت مولانا ابوالانعام محمد رمضان محقق النوری،
حضرت مولانا صاحبزادہ ابوالفضل محمد نصر اللہ صاحب نوری
حضرت مولانا ابوالبقاء محمد حبیب اللہ نوری رحمہم اللہ تعالی

اور حضرت علامہ ابو الاسد محمد ہاشم علی صاحب نوری مدظلہ سے اکتساب علم وفیض کیا۔

علامہ تابش قصوری صاحب نئے نئے دار العلوم میں داخل ہوئے تھے محلے سے ابتدائی طلباء باری باری چند مخصوص گھروں سے کھانا لایا کرتے تھے ایک دن انہیں بھی کہا گیا کہ آج تم روٹیاں لاؤ گے، آپ نے صاف کہہ دیا کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا، معاملہ حضرت فقیہ اعظم تک پہنچا، انہوں نے فرمایا کہ تم محلے سے روٹی لینے کیوں نہیں جاتے؟ آپ نے کہا! جناب! میں ارائیں خاندان کا فرد ہوں مجھے میرے والدین نے مانگنے کا طریقہ نہیں سکھایا اس پر حضرت فقیہ اعظم نے فرمایا! میں بھی ارائیں خاندان سے تعلق رکھتا ہوں لہذا تمہیں مستثنیٰ کیا جاتا ہے

علامہ تابش قصوری رنگارنگ خوبیوں اور اساتذہ کے ساتھ والہانہ محبت وعقیدت کی بناء پر اساتذہ کی آنکھ کا تارا تھے، حضرت فقیہ اعظم بھی انہیں بڑی محبت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے، علم کی لگن کا یہ عالم تھا کہ تمام عرصہ تعلیم میں صرف کر دیا اور تعلیم کے دوران صرف سترہ چھٹیاں کیں ایک بار علالت کی بنا پر رخصت

لے کر گھر چلے گئے، کچھ دنوں بعد فقیہ اعظم نے گرامی نامہ ارسال فرمایا اور اس میں تحریر کیا میں انتظار میں تھا کہ تم جلد آ جاؤ گے کیوں کہ۔

دیدن روئے عزیزاں روئے جاں تازہ کند

اللہ اللہ! کیا اساتذہ تھے، جو اپنے شاگردوں کو حقیقی اولاد والی محبت عطا کرتے، اسی کا نتیجہ تھا کہ شاگرد بھی اساتذہ پر جان نچھاور کرتے تھے اور اساتذہ کے مشن کے لئے تمام توانائیاں صرف کر دیتے، حضرت فقیہ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ ۱۳ اپریل ۱۹۶۶ء کے تحریر کردہ مکتوب میں لکھتے ہیں۔

اقتباس از نامہ حضرت محمد نور اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ

عزیز القدر منشائے من سلمہ ربہ ذوالمنن

۱۶/ دسمبر ۱۹۶۴ء کے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا:

فرزند عزیز القدر مولانا محمد منشا تابش سلمہ ربہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی!

آج جب کہ فقیر آپ کے لئے سراپا انتظار تھا چودھری محمد دین صاحب آپ کا خط لے کر آ گئے، بڑی تکلیف ہوئی اور دلی دعا ہو رہی ہے کہ آپ کو صرف طالب علم ہی تصور نہیں کرتا بلکہ خصوصی فرزندِ ارجمند جانتا ہوں اور اہل محبت کا قول ہے۔

دیدن روئے عزیزاں روئے جاں تازہ کند

۲۲ فروری ۱۹۶۳ء کے مکتوب میں یہ دعائیہ کلمات بھی پڑھنے کے

لائق ہیں،

اور ساتھ ہی دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العالمین تمہیں اپنا خصوصی بنائے اور بارگاہ سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں خصوصی منظوری اور خاص الخاص حاضری بخشے جو منشاء عشاق حقیقیہ کا عین مطلوب ہے۔

والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی دعاؤں کا اثر ہے کہ آپ کو ۱۹۷۲ء میں حج وزیارت کی سعادت حاصل ہوئی پھر ۱۹۷۹ء میں والدہ ماجدہ رحمہا اللہ تعالیٰ کے ہمراہ والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج بدل کیا اور ۱۹۹۴ء میں پھر حج کعبہ وزیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہو چکے ہیں: اس مرتبہ حرمین طیبین میں ہم زیادہ تر اکٹھے رہے کیوں کہ راقم کو بھی اسی سال دوسری بار حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

۱۹۷۲ء میں مسجد نبوی میں حضرت فقیہ اعظم سے بخاری شریف کا دوبارہ درس لیا، اور سند خاص حاصل کی، مدینہ منورہ میں حضرت شیخ الاسلام مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہما سے دلائل الخیرات شریف کی اجازت حاصل کی۔

۱۹۷۱ء میں حضرت شیخ الاسلام الحاج الحافظ خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے ۱۸ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ، ۱۷ جولائی ۱۹۹۵ء کو پیر طریقت بدر اشرفیت حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ نے سلطان التارکین حضرت پیر اشرف جہانگیر

سمنانی رحمہ اللہ تعالی کے سالانہ عرس مقدس کی عظیم الشان تقریب سعید میں آپ کو سلسلہ اشرفیہ چشتیہ اور سلاسل اربعہ کی خلافت واجازت سے نوازا، آستانہ عالیہ کچھوچھہ شریف کا خصوصی جبہ اور مخصوص دستار کے ساتھ سند بھی عنایت فرمائی ۔ نیز ریحانِ ملت حضرت علامہ ریحان رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ نے سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی اجازت وسندِ خلافت سے نوازا

علامہ تابش قصوری شعروسخن کا بھی عمدہ ذوق رکھتے ہیں، تیسری جماعت سے، شعر کہنے لگے، شاعر آستانہ حضرت مولانا الحاج ضیاء القادری بدایونی رحمہ اللہ تعالی سے شرف تلمذ رکھتے ہیں، ایک سو سے زیادہ نعتیں اور بزرگان دین کے مناقب لکھ چکے ہیں، ان کے مضامین نظم ونثر پاک وہند کے مقتدر جرائد میں شائع ہوتے رہے، اور اب بھی بحمدہ تعالی یہ سلسلہ جاری ہے۔

زمانہ طالب علمی سے لے کر آج تک پاک وہند کی مشہور شخصیات کے ساتھ ان کی مراسلت جاری ہے: دار العلوم فیض الرسول براؤن شریف یوپی (بھارت) میں اہل سنت کا مقتدر دینی ادارہ ہے علامہ تابش قصوری نے تجویز دی تھی کہ اس ادارے کی طرف سے ماہنامہ فیض الرسول جاری ہونا چاہئے، جسے انتظامیہ نے منظور کیا، اور آج بھی فیض الرسول دین ومسلک کی گراں قدر خدمات انجام دے رہا ہے، اس کے علاوہ ہندوستان کے علماء اہل سنت کی مطبوعات منگوا کر پاکستانی ادارہ کو فراہم کرتے رہے اور پاکستانی مطبوعات وہاں بھیجتے رہے ہیں اس طرح پاک وہند کے علماء اہل سنت میں اشاعتی سطح پر ایک

انقلاب بپا ہو گیا۔

رئیس التحریر علامہ ارشد القادری مدظلہ کی شہرآفاق تصنیف زلزلہ کی پاکستان میں اشاعت کا سہرا بھی آپ کے سر ہے جبکہ ایک اور مشہور کتاب ''زلف وزنجیر'' کے نام سے مرتب فرما کر موصوف کے نام سے ازخود کی شائع کی، جو بھارت میں لالہ زار کے نام سے طبع ہو چکی ہے اور اب پاکستان میں ہر دو نام سے چھپ رہی ہے۔

ایک عرصہ تک مرکزی مجلس رضا لاہور کے روح رواں ہیں یاد رہے کہ رضا اکیڈمی مختصر عرصے میں تین سو سے زائد کتابیں عربی انگلش، فارسی، اردو اور پنجابی میں شائع کر چکی ہے۔

علامہ تابش قصوری ۱۹۸۳ء سے جامع نظامیہ رضویہ لاہور کے شعبہ فارسی کے استاذ اور شعبہ نشرواشاعت کے ناظم اعلی ہیں، حضرت شیخ الاسلام مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالی نے وصال سے تین سال قبل جامع ظفریہ مرید کے میں خطابت کے منصب پر مقرر فرمایا، آپ نے مرید کے میں مکتبہ اشرفیہ قائم کیا ہوا ہے جو دینی مسلکی لٹریچر کی اشاعت وتقسیم میں اہم کردار ادا کر رہا ہے، نیز سنی علماء کونسل مرید کے کے صدر ہیں۔

دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور کا ایک شعبہ انجمن حزب الرحمٰن ہے جس کی طرف سے ماہنامہ نور الحبیب شائع ہوتا ہے، ابتداء علامہ محمد شریف نوری قصوری رحمہ اللہ تعالی اس کے ناظم اعلیٰ اور علامہ تابش قصوری نائب ناظم تھے، علامہ نوری

صاحب کے وصال کے بعد ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور آج بھی آپ اس انجمن کے ناظم اعلیٰ ہیں، اس کی علاوہ نہ جانے کتنے اداروں اور کتنے مشائخ کے ساتھ وابستہ ہیں اور فی سبیل اللہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ کی ریڈیو پاکستان لاہور سے متعدد تقریریں نشر ہو چکی ہیں۔

علامہ تابش قصوری کی متعدد تصانیف زیور طبع سے آراستہ ہیں بعض کے تو کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں، ان کی تالیفات کے نام یہ ہیں۔

۱) اغثنی یارسول اللہ

۲) ترجمہ موطا امام محمد

۳) دعوت فکر اس کا عربی ترجمہ بھی چھپ چکا ہے

۴) محمد نور

۵) جامعہ نظامیہ رضویہ کا تاریخی جائزہ

۶) جامعہ نظامیہ رضویہ کا تحریک نظام مصطفیٰ میں کردار

۷) میلاد النبی کا انقلاب آفریں پیام

۸) نورانی حکایات

۹) نذرانہ عقیدت بحضور فقیہ اعظم

۱۰) گلزار رحمانی

۱۱) تذکرۃ الصدیق

۱۲) مطالب القرآن قرآنی آیات کی مختلف موضوعات کے اعتبار سے

مبسوط فہرست جسے کنزالایمان کے ساتھ چاند کمپنی لاہور نے شائع کیا۔

۱۳) انوار امام اعظم

۱۴) محفل نعت

۱۵) مجموعہ نعت حسن عبادت

۱۶) انوار الصیام

۱۷) اشرفی قاعدہ وغیرہ غیر مطبوعہ ان کے علاوہ ہیں [1]

علامہ تابش قصوری کے دو ہونہار صاحبزادے

(۱) محمد محمود احمد، جس کا تاریخی نام پروفیسر محمد ایوب قادری نے حافظ قصوری/۱۳۹۵ھ) تجویز کیا، میٹرک کر چکے ہیں

(۲) حافظ مسعود اشرف قصوری، دونوں صاحبزادے تحصیل علم میں مصروف ہیں الحمدللہ! ثانی الذکر قرآن کریم حفظ کرنے کے ساتھ میٹرک کا امتحان فسٹ ڈویژن میں پاس کر چکے ہیں [2]، دو ہی صاحبزادیاں ہیں جو، اچھی خاصی علمی استعداد رکھتی ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو صحت وسعادت کے ساتھ سلامت رکھے!

جناب ملک شبیر احمد صاحب ناشران کتب دینیہ اردو بازار لاہور، کی خوش بختی ہے کہ انہوں نے مختصر عرصے میں وسیع پیمانے پر دینی لٹریچر کی اشاعت

---

۱ آپ کی دیگر تالیفات اور تراجم کی مکمل فہرست آگے ملاحظہ فرمائیے! (مرتب غفرلہ)

۲ الحمدللہ! مرتب کتاب ہذا، اب فاضل علوم شرقیہ، جامعہ محمدیہ غوثیہ کی اسناد کا شرف حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے بی ایڈ اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی میں ٹاپ کر چکا ہے۔

کی اور اہل سنت و جماعت کو مختلف موضوعات پر کتابوں کا بہت ذخیرہ فراہم کیا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے اہل وعیال کو ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ رکھے، ملک صاحب موصوف کے ساتھ علامہ تابش صاحب نے اس سلسلہ میں بڑا تعاون فرمایا ہے۔

الحمدللہ! علامہ تابش قصوری کے ترجمہ کے ساتھ زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس کی اشاعت کا شرف بھی حاصل کر چکے ہیں۔

یہ کتاب نویں صدی ہجری کے ممتاز عالم دین کی شہرہ آفاق تصنیف ہے، پاک وہند کے سنی علماءِ کرام میں سے اس مقبول ومحبوب کتاب کا اولین ترجمہ کرنے کی سعادت حضرت تابش صاحب کو حاصل ہوئی اور ترجمہ کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اب پاکستان کے علاوہ بھارت میں بھی کئی ادارے چھاپ رہے ہیں۔ (مرتب)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مترجم، ناشرین اور قارئین کو اس مبارک کتاب کی برکات سے ہمیشہ نوازتا رہے، آمین!

محمد عبدالحکیم شرف قادری [1]

۷ رجب المرجب ۱۴۱۸ھ — مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ

۸ نومبر ۱۹۹۷ء — دربار مارکیٹ بالمقابل ستا ہوٹل لاہور

[1] افسوس کہ علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ یکم ستمبر ۲۰۰۷ء/ ۱۸ شعبان ۱۴۲۸ھ کو وصال فرما گئے ہیں، دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے روحانی فیوض وبرکات کو جاری وساری رکھے آمین ثم آمین

ہوگا چرچا تا ثریا ایک دن تابش ترا

محمد مختار فریدی بی۔اے
مدینۃ الفرید پاک پتن شریف

استاذ گرامی حضرت مولانا علامہ الحاج محمد منشا تابش قصوری دامت برکاتہم العالیہ (فاضل دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور، مدرس وصدر شعبہ فارسی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، خطیب مرکزی جامع مسجد ظفریہ مریدکے) پاکستان کے ان نامور علماء کرام سے ہیں جنہیں رب العزت نے شہرت و عزت سے حظ وافر عطا فرمایا ہے۔ اگر یوں کہا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا کہ آپ علمائے عصر میں آسمان علم پر ماہ وانجم کی حیثیت رکھتے ہیں، آپ گوناگوں علمی وعملی خوبیوں سے مرصع ہیں اگر میں یہ بھی کہہ دوں تو اس میں قطعاً مبالغہ نہیں ہوگا کہ آپ بیک وقت محقق بھی ہیں اور مدقق بھی، مدرس ومعلم بھی، اور مصنف ومترجم بھی، ادیب بھی شہیر بھی، خطیب دلپذیر بھی، ترجمان حقیقت بھی، مبلغ سنیت بھی، مفکر عصر بھی، عاشق خیر البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی، شاعر بے نظیر بھی سنت مطہرہ کی حسین تصویر بھی۔ میری نگاہ میں آپ کئی حیثیتوں سے علمائے عصر میں ممتاز ومنفرد ہیں آپ کی پاکیزہ زندگی کا ہر پہلو قابل رشک ہے۔

بناء علیہ اہل علم وقلم اور صاحبان محبت والفت نے حضرت تابش

مدظلہ العالی کی شخصیت پر اپنی اپنی بساط کے مطابق لکھا اور ہر چاہنے والے نے اپنی کیفیت کے مطابق پایا جس کی نگاہ مں آپ کا جو وصف نمایاں نظر آیا اسے صفحہ قرطاس پر لانے میں فراخ دلی سے کام لیا آپ کی پر کشش ذات پر نہایت عمدہ لکھا گیا اور یوں ہی یہ سلسلہ انشاء اللہ جاری رہے گا۔

استاذ گرامی کی بلند مرتبت شخصیت پر کچھ لکھنا میرے بس کی بات تو نہیں تاہم اپنی نیک تمناؤں کے پیش نظر بعض خصائل حمیدہ وشمائل جمیلہ کو زینت قرطاس بنانے کی معمولی سعی کر رہا ہوں۔

صاحب قلم کی حیثیت سے آپ ان تمام قواعد وضوابط کو سامنے رکھتے ہوئے راہوار قلم چلاتے ہیں جو قلمی قوت وطاقت کا لازمہ ہیں۔ جملہ ادبی، فنی، تحقیقی، تالیفی، تصنیفی خوبیوں سے مرصع ہر علم وفن پر آپ کی پچاس ۵۰ سے زائد تصانیف وتالیفات اور تراجم ،، از خود شاہد وعادل ہیں آپ قلم کی آبیاری کر رہے ہیں، تحقیق مسائل کو غامض اور نا قابل فہم بنا کر پیش کرنے سے آپ گریز کرتے ہیں۔ سہل، آسان اور بر وقت محاورات وضرب الامثال سے عبارت کو حسن وجمال بخشنے کا ملکہ رکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ تصانیف کے علاوہ آپ کے سینکڑوں مقالات ومضامین بین الاقوامی سطح پر خصوصا پاک وہند کے سنی ادبی رسائل کی زینت بنتے آرہے ہیں، اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔

رسائل وجرائد میں خصوصیت سے درج ذیل قابل ذکر ہیں۔

۱) ماہنامہ نور الحبیب، ۲) ماہنامہ سالک،
۳) ماہنامہ ماہ طیبہ ۴) ماہنامہ نور ظہور،
۵) ماہنامہ الحبیب، ۶) ہفت روزہ سواد اعظم،
۷) ماہنامہ السعید، ۷) ماہنامہ انوار الصوفیہ،
۸) ماہنامہ ترجمان اہل سنت، ۹) ماہنامہ ضیائے حرم،
۱۰) ماہنامہ پاسباں، ۱۱) ماہنامہ نوری کرن
۱۲) ماہنامہ فیض الرسول، ۱۳) ماہنامہ اشرفیہ،
۱۴) سہ ماہی الکوثر، ۱۵) ماہنامہ اعلی حضرت
۱۶) ہفت روزہ وماہنامہ استقامت
۱۷) ماہ نامہ سیدھا راستہ وغیرہ ۱۸) ماہنامہ اہل سنت
۱۹) ماہنامہ المجلہ الحقیقۃ ۲۰) ماہ نامہ لا نبی بعدی
ماہانہ النظامیہ وغیرہا

علاوہ ازیں عالی مرتبت علمائے اہل سنت کی کتابوں پر "نشان منزل" کے عنوان سے ان گنت مقدمات قلم بند کئے اگر ان تمام تقدیمات کو یک جا کیا جائے تو متعدد کتابیں وجود میں آئیں، حقیقت یہ ہے کہ آپ نے حروف والفاظ، کلمات اور جملوں سے ایسے ایسے خوبصورت ابواب تیار کئے ہیں کہ

بس انہیں دیکھا کیجئے' محبت، مودت، الفت، عقیدت، شگفتگی، شیریں، روانی، پختگی، بے ساختگی، قادرالکلامی، زور بیاں، استعارات وتشبیہات، فصاحت و بلاغت ایسی صفات آئینہ جمال وکمال کی صورت نمایاں ہیں۔

حضرت تابش مدظلہ کی نگارشات گرانمایہ، سوز وگداز سے معمور ہیں قلم میں بلا کا سوز ہے۔ انداز تحریر انتہائی روح پرور جس میں جذبات کی جولانی، فکر کی روانی پائی جاتی ہے' شاعری آپ کے علم کا ایک حصہ ہے۔ غزلیات کی بجائے آپ نے نعت ومناقب اور قصائد کو اپنا وظیفہ بنایا اس لئے آپ کا کلام لب ورخسار کی شوخی اور بانکپن سے خاصی حد تک محفوظ ہے۔ مگر مضمون کی آفرینی کو ایسے حسین پیرائے میں سجاتے ہیں کہ بار بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ ہر شعر اثر انگیزی میں مثالی ہے۔ اس لئے کہ ہر شعر میں ولائے نبی اور محبت حبیب کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو مہکتی ہے نمونہ یہ اشعار پڑھنے کی سعادت حاصل کریں۔

خدایا کر عطا عشق دوامی   حضوری میں رہوں ہر دم سلامی
محمد مصطفیٰ پر جان فدا ہو   یہی ہے آرزو میری مدامی
مرے ہاتھوں میں ہے دام نبی کا   خوشا قسمت ملی ان کی غلامی
یقیناً ہو چکا ہے نقش دل پر   خدا و مصطفیٰ کا نام نامی
ہو تابش خاتمہ عشق نبی پر   میسر ہو مجھے یوں شاد کلامی

☆ نبی مکرم محسن اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن رحمت، مصائب و آلام، حزن وملال، رنج و وبال، اندوہ وغم اور ابتلاء و آزمائش کی گھٹاٹوپ اندھیروں میں یقین وایمان کی ایسی شمع روشن کرتا ہے کہ عشاق ایسے ناگفتہ بہ حالات میں آپ کے دامن کرم کو تھام کر اپنے دکھوں کا مداوا ڈھونڈتے ہیں۔ چنانچہ موصوف کی نظریں بھی ایسے مواقع پر پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اٹھتی ہیں تو یوں استغاثہ پیش کرتے ہیں۔

پریشاں حال ہوں للہ نگاہ لطف ہو جائے
سنو! آہ و فغاں غم کو مٹا دو یا رسول اللہ
یہ نظریں آپ کے دیدار کی طالب ہیں مدت سے
رخ پر نور سے پردہ اٹھا دو یا رسول اللہ

بارگاہ رسالت مآب میں حاضری کے لئے یوں تڑپتے ہیں۔

میرا مسکن مدینہ ہو مرا مدفن مدینہ ہو
میرا سینہ مدینہ ہی بنا دو یا رسول اللہ

اور پھر دردو سوز کا یہ عالم:

یہی ہے آرزوئے زندگی تابش قصوری کی
دم آخر رخ زیبا دکھا دو یارسول اللہ

ایک استغاثے میں مدینہ طیبہ کی حاضری کے لئے اس طرح وسیلے

اور واسطے پاتے ہیں:

وسیلہ فاطمہ کا واسطہ حسنین اطہر کا

مدینہ میں بلا! اے سونے والے سبز گنبد

اور ''پھر آیا ہے بلاوا مجھے دربار نبی سے'' یہ سنتے ہی جھوم اٹھے۔ دل کی مراد بر آئی پیارے محبوب، حبیب رب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار گو ہر بار میں باریابی کی نعمت عظمیٰ نصیب ہوئی تو عالم وجد میں پکارنے لگے۔

کبھی ہے طواف حرم مجھ کو حاصل   کبھی دیکھتا ہوں مزار مدینہ

عاشق کی متاع زندگی تو در محبوب کی جبہ سائی ہے۔ اللہ رب العزت نے آپ کی آرزؤں کا بھرم رکھا عقیدت ومحبت اور والہانہ عشق کو قبولیت کا تمغہ عطا فرمایا، پاکستان سے آپ کو تین بار حج کعبہ اور زیارت محبوب رب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی سعادت نصیب ہوئی۔ رہا وہاں کا معاملہ تو نہ پوچھئے ہر لحہ ہر ساعت، ہر گھڑی، ہر پہر ہر دن، ہر رات، ہر نظر اور ہر تصور حاضری سے بہرہ مند ہوتا رہا جس کا شمار ممکن نہیں۔ تاہم پاکستان سے تین مرتبہ حاضری کے شرف نے عشق ومحبت کی لو کو مدہم نہیں ہونے دیا۔ اس لئے پکارتے رہتے ہیں ؎

مشرف گرچہ شد سہ بار تابش   ہے حسرت حاضری کی مثل جامی

ہماری دعا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کی اس حسرت کو جلد پورا فرماتے ہوئے بکثرت حاضریوں سے بدل دے (آمین)

ہاں! عالی ظرف انسان تکبر، غرور، تصنع، بناوٹ ایسی روحانی بیماریوں کو قریب بھی نہیں بھٹکنے دیتے۔ وہ جس قدر بلند مرتب ہوتے ہیں اسی قدر تواضع وانکساری تحمل، بردباری، حلم، عجز کو بروئے کار لاتے ہیں، کبریائی کے لائق صرف ذات الٰہیہ ہے اور تمام تر رفعت ومنزلت سید عالم جناب احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مختص ہے۔ نیز اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ تحمل سنت خداوندی بھی ہے اور سنت نبوی بھی چنانچہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ آپ بھی اسی سنت پر عمل پیرا رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے غرور تکبر، بغض، کینہ، حسد، حرص، وآز وغیرہ سے آپ آزاد ہیں۔ آپ کی طبیعت میں فطرۃً جمال، تبسم اور مسکراہٹ نمایاں رہتی ہے۔ سچی بات ہے آپ ایک باعمل عالم کی حیثیت سے معلم کتاب وحکمت، نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد ''المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ'' کی زندہ تصویر ہیں، آپ کے ہاتھ اور زبان سے شاید ہی کسی کو ایذا پہنچی ہو۔

امیر، غریب، اعلی وادنی، رنگ ونسل، گورے اور کالے کے امتیاز سے بالاتر ہیں۔

علماء وطلبائے کرام ہی نہیں بلکہ ہر کسی سے محبت وشفقت، ادب و

احترام سے پیش آنا آپ کی طبیعت ثانیہ بن چکی ہے، تصنع، بناوٹ اور خوشامد سے کوسوں دور ہیں ہر کام میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کے طالب رہتے ہیں۔

استاذ گرامی! حضرت علامہ تابش قصوری مدظلہ جہان علم میں روشن ستارے ہیں پورے پاکستان سے جو متلاشیانِ علم وفن جب جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور آتے ہیں تو انہیں آپ سے محبت وشفقت کی دولت کچھ اس مقدار سے حاصل ہوتی ہے کہ پھر وہ کسی اور مقام پر جانے کا نام نہیں لیتے۔ یوں تو جامعہ کے جملہ اساتذہ کرام محبت وشفقت کے خزائن لٹاتے رہتے ہیں مگر ان تک پہنچانے میں سب سے مضبوط ہاتھ آپ کا ہے۔

حیرانگی کا عالم یہ ہے کہ آپ یومیہ پچاس ساٹھ کلومیٹر کا لوکل گاڑیوں پر تکلیف دہ سفر کر کے مرید کے سے لاہور آتے ہیں۔ سردی، گرمی، بارش و غیرہ آپ کے عزم صمیم کے سامنے پر کاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتی، ان صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے آرہے ہیں۔ علم وادب اور فن سے وابستگی کا یہ مظاہرہ قابل دید اور لائق تقلید سبق آموز بھی ہے۔ کلاس میں پڑھاتے وقت تھکاوٹ یا اکتاہٹ نام کی کوئی چیز دکھائی نہیں دیکھی۔ طلباء کرام بڑی تابی سے محوانتظار رہتے ہیں استاذ جی کو جیسے ہی دیکھ پاتے ہیں خوشی سے مچلنے لگتے ہیں۔ خوف نام کا کوئی تازیانہ انہیں پریشان نہیں کرتا تاہم کبھی

کبھی طلباء کی کاہلی وسستی کے جراثیم کو ختم کرنے کے لئے محبت کے سپرے سے ہی کام لیتے ہیں۔ گویا آپ کی سزا بھی مٹھاس سے لبریز ہوتی ہے پڑھانے کا انداز خوب اور محبوب ہے۔

استاذی المکرّم علامہ تابش قصوری صاحب مدظلہ اتباع شریعت و اخلاق فاضلہ سے متصف ہیں لحن داؤدی کے باعث مقررین خطباء اور واعظین میں بھی اپنا ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ آپ کی ریڈیو پاکستان لاہور سے کئی تقاریر نشر ہوئیں۔ پاکستان کے ہر صوبہ میں آپ کے تبلیغی پروگرام ہوتے رہتے ہیں۔ شیریں اور میٹھی زبان نیز دلکش آواز اور دلنشین الفاظ روح میں اترتے جاتے ہیں۔

الحمد للہ! آپ کی متاع زیست قابل قدر لائق رشک آپ کی زندگی کا ہر پہلو تابندہ آپ کی حیات کا ہر ورق تازہ، دعا ہے اللہ تعالی آپ کی خدمات دینیہ کو قبولیت کی نعمت سے ممتاز فرمائے اور آپ کے علم وعمل کو فیضان کی وسعتوں سے مالا مال کرے، آپ کا سایہ تادیر سلامت رہے۔ آمین ثم آمین!

راقم السطور نے جو کچھ رقم کیا اب اس کی تائید وتوثیق کے لئے چند شعرائے اسلام کا کلام ملاحظہ فرمائیے جو آپ کی وسیع تر خدمات دینیہ کو سراہتے ہوئے انہوں نے منظوم ہدیہ عقیدت والفت پیش کیا۔

حضرت تابش قصوری مدظلہ کے پاس ملت اسلامیہ کے اکابر علماء ومشائخ کرام، شعراء ادباء اور ان گنت اہل قلم کے گرانمایہ مکتوبات طیبات محفوظ ہیں اگر ان کے صرف اسمائے گرامی ہی درج کئے جائیں تو ضخیم فہرست تیار ہو، تاہم حضرت الحاج حکیم محمد موسیٰ صاحب چشتی امرتسری علیہ الرحمۃ کے یہاں دعائیہ کلمات درج کیے جاتے ہیں۔ جو مرحوم نے مجلس رضا لاہور کی بے لوث خدمت سرانجام دینے پر دیگر صاحبان علم وقلم کے ساتھ تحریر فرمائے۔

تقریباً عرصہ چار سال سے فاضل جلیل مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری اور مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری چشتی سیالوی مخلصانہ تعاون فرما رہے ہیں، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود صاحب ایم۔اے، پی ایچ ڈی پرنسپل گورنمنٹ کالج (سندھ) کی کرم فرمائیوں کا تو شکریہ ادا کرنا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر سے نوازے (آمین)

(ماہنامہ جہانِ رضا جلد ۹، اکتوبر، نومبر ۲۰۰۰ء شعبان، رمضان ۱۴۲۱ھ شمارہ ۹ صفحہ ۲۶۲ خصوصی نمبر)

مجلس رضا کے ارتقاء وعروج کی تاریخ جتنی حسین ہے زوال کی داستان اتنی ہی روح فرسا ہے۔ عارفان راز اسے خوب جانتے ہیں کہ اس کا ظہور کیسے ہوا۔ تاہم حکیم صاحب مرحوم کی دعا آج بھی استاذی المکرم کے قلم

کی زینت اور معاون ہے۔ سچی بات ہے حضرت تابش قصوری مدظلہ کو اپنی ستائش سے قطعاً لگاؤ نہیں، مگر آپ لوگ میری تحریر کو میرے دعوے کے برعکس محسوس کریں گے اس ذہنی خلجان کو دور کرنے کے لئے تحدیث نعمت کے کلمات پیش نظر رکھیں گے تو سب کچھ آئینہ کی طرح عیاں ہو جائے گا۔ آپ کی پاکیزہ زندگی کے تفصیلی حالات سے بہرہ مند ہونے کے لئے اہل علم وقلم کی ان تصانیف کو ملاحظہ فرمایئے جنہوں نے اپنی اپنی تاریخی کتاب کو حضرت تابش قصوری مدظلہ کے نورانی احوال سے منور فرمایا ہے۔

۱) شریف التواریخ جلد نمبر ۱۲، حضرت علامہ پیر سید شریف احمد شرافت نوشاہی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۲) تذکرہ علماء اہل سنت لاہور پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب مدیر جہان رضا لاہور۔

۳) تعارف علمائے اہل سنت: علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ، لاہور

۴) عظمتوں کے پاسبان: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

۵) ترجمہ موطا امام محمد علیہ الرحمہ، تقدیم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

۶) نزہت المحافل ترجمہ نزہتہ المجالس، تقدیم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

۷) منازل حیات: استاذی گرامی کی خودنوشت سوانح عمری (غیر مطبوعہ)

۸) سہ ماہی گنجینہء دانش اسلام آباد

دعا ہے اللہ تعالیٰ جل وعلی اپنے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے آپ کو بیش از بیش خدمات دینیہ وعلمیہ سرانجام دینے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور تشنگان علوم وفنون کے لئے آپ کی ذات منبع فیوض وبرکات بنی رہے، آمین ثم آمین!

محمد مختار فرید

مدینۃ الفرید پاک پتن شریف

۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ملک الشعراء حضرت مولانا ضیاء القادری بدایونی شاعر آستانہ (دہلی)

طالب علم تھے کل مانا محمد منشا
آج ہیں عالم و مولانا محمد منشا
شغل تھا آپ کا تعلیمِ فقہ، درسِ حدیث
ہوگئے فاضل و فرزانہ محمد منشا
دھن ہے یہ ختم ہوں تعلیم کے سارے اسباق
وادیٔ دیں کے ہیں دیوانہ محمد منشا
ادبستانِ شریعت کی ہے تابش اس میں
شمع وحدت کے ہیں پروانہ محمد منشا
شامل درس ہے تفسیر جلالین مدام
پڑھتے ہیں قرآن روزانہ محمد منشا
کل ئے خلد و جناں کا تھا نغمہ زباں پر
خود ہیں اب ساقیٔ میخانہ محمد منشا
حنفی مدرسے کے ہیں متعلم بیشک
مدرسہ ہے، حنفی خانہ محمد منشا
فیضیابِ بحرِ نور، یقیناً یہ ہیں

تابشِ گوہرِ یک دانہ محمد منشا
مظہرِ خلقِ عظیم شہِ لَـــوْ لَاكَ لَـمَـــا

کبر و نخوت سے ہیں بیگانہ محمد منشا
فتح اسلام کا ہے ایک مبارک مژدہ

یہ ترا نعرۂ مستانہ محمد منشا
گنج بخشِ شہ ذی جاہ کا ہر حالت میں

تجھ پہ ہے لطفِ کریمانہ محمد منشا
مصطفیٰ ، آل عبا اور صحابہ کے مدام

تجھ پہ اکرام ہیں شاہانہ محمد منشا
مجلس وعظ میں ہر آن نمایاں دیکھا

تیرا اندازِ خطیبانہ محمد منشا
شکر للہ کہ اب فارغ تحصیل ہوئے

امتحان دے چکے سالانہ محمد منشا
سخت سے سخت کئے مسئلے توحید کے حل

یہ تیری ہمتِ فقیہانہ محمد منشا
نور اللہ کی تابش سے ہیں تابش سر بزم

ہیں ضیاء ، جلوۂ جانانہ محمد منشا

درس گہ قدیم میں نور اللہ کا ہے نور
مرکز علم وفضل ہے مدرسہ بصیرپور
تابش رخ سے آئینہ تابش عارض حضور
مجلس معرفت میں ہے جلوۂ نور شمع طور

قطعہ تاریخ کامیابی

متعلم بصیرپور میں ہوں تھا یہ منشائے صاحب لولاک
ہیں وہاں پیر جناب نور اللہ صاحب ادراک
تابش نور سے تابندہ مہر عرش آستاں مہ افلاک
سال تکمیل درس کہئے ضیاء فاضل باوقار عالم پاک
سنہ ۱۳۸۵ھ

دیگر

دستار فضیلت کی،، ہے سال اگر لکھنا
منشائے محمد کو منشائے خدا سمجھا
تاریخ ضیاء کہئے ''ابرار شریعت آ''/۱۳۸۵ھ

(استاذ الشعراء حضرت مولانا ضیاء القادری بدایونی، شاعر آستانہ دہلی (انڈیا))

مبارک باد و دعا

تلمیذ حضرت مولانا ضیاء القادری بدایونی وحضرت عارف سنبھلی
صوفی عبدالوہاب زاہد چشتی (کراچی)

جزاک اللہ کیا کہنا تیرا ،کیا خوب محنت کی
کہ آخر لاج رکھ لی تو نے آبائی شرافت کی
ہزاروں سختیاں جھیلیں ،سہی تکلیف غربت کی
مگر پہلی ہی صف میں تو رہا ارباب ہمت کی
ملی ڈگری امامت کی بندھی پگڑی فضیلت کی
وہ حاصل تیری محنت کا ،یہ خوبی تیری قسمت کی
منور کردیا جلووں نے تیرے،ساری دنیا کو
کہ تو آیا ہے بن کر شمع ایوان شرافت کی
رضائے خالق اکبر جو منشا تو نے حاصل کی
رضا جوئی یہ تیری بن گئی مفتاح جنت کی
تیرے سر پر ہے بیشک مفتی نور اللہ کا سایہ
یہ سب برکت ہے ان کی ہی دعائے باکرامت کی
محامد اور محاسن کیا بیاں ہوں تیرے زاہد سے

زبانِ خامہ میں طاقت کہاں ہے تیری مدحت کی
تیرے سر پر سدا سایہ فگن اللہ کی رحمت ہو
تجھے تابش قصوری سعیِ دستار فضیلت ہو
رہے دنیا میں جاری فیض "نور اللہ" نعیمی کا
عطا اس عاشق شاہ دو عالم کو ولایت ہو
رہے سینہ منورہ جلوۂ محبوب یزداں سے
شعاع ماہ بطحا مشعل رشد و ہدایت ہو
وہ فیض عشق احمد ہو وہ اکرام خداوندی
کہ منشا کو عطا بوبکر و عثماں کی وجاہت ہو
سراپا دہر میں اسلاف کی تمثیل بن جائے
مجسم عظمت فاروق وحیدر کی بسالت ہو
بصیرت چشم کو عقدہ کشائے رازپنہاں دے
الٰہی قلب زاہد عارفی کو نور عرفاں دے

(صوفی عبدالوہاب زاہد چشتی کراچی)

قطعہ

صدف علم کے گوہر ہو محمد منشا

صاحب فضل سراسر ہو محمد منشا

تم میں ہیں تابش ، انوار ضیا سراپا

تم میرے جانِ برادر ہو محمد منشا

رئیس الشعرا جناب رئیس احمد ضیائی بدایونی کراچی ۳۰ جنوری ۱۹۶۱ء

ہدیہ محبت

سراپا غیرت علامہ شبیر احمد ہاشمی مدظلہ

خطیب اعظم پتوکی

تابش خوشتر بیاں کی ہر جگہ تشہیر ہے

بزم فن شعر میں وہ صاحب تنویر ہے

واعظ شیریں بیاں، ہے شاعر شعلہ نوا

اس کے ہر اک لفظ میں اک کیف ہے تاثیر ہے

بھولئے نہ اپنے ساتھی کو دعائے خیر سے

مبتلائے معصیت یہ ہاشمی شبیر ہے

سینۂ باطل کو پھاڑے کفر کو غارت کرے

دین کا چرچا کرے جو، وہ تیری تقریر ہے

صفحہ قرطاس پر موتی بکھرے جاتے ہیں

واصف ابرار ملت ہر تیری تحریر ہے

عشق میں گوندھا ہوا ہے آپ کا طیب خمیر

جرات و بے باکیوں میں تابع شبیر ہے

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ

نوائے تہنیت

خدا نے گردن کفار پر تلوار کر ڈالا

محمد مصطفیٰ نے دین کا معمار کر ڈالا

جناب بو بکر نے صادق گفتار کر ڈالا

جناب عمر نے اک عادل ودیں دار کر ڈالا

حیائے حلم سے عثمان نے سرشار کر ڈالا

علی نے قلم اس کا تیغ جوہر دار کر ڈالا

فقیہِ نور نے ہے صاحب دستار کر ڈالا

کہ چشمِ دشمنانِ مصطفیٰ میں خار کر ڈالا

رخِ تابش بھی خورشید کا چمکار کر ڈالا

حُبِّ مصطفیٰ سے منبعِ انوار کر ڈالا

کہ مرضِ عشقِ احمد کا اسے بیمار کر ڈالا

محبت کے جنوں سے کاشفِ اسرار کر ڈالا

کرم سے کر دیا عالم ، خدا کا یار کر ڈالا

ثناء خوانِ حبیب ایزد و غفار کر ڈالا

ضیاء کی ضو فشانی سے قلم کا بانکپن پایا

ضیاء القادری نے صاحب اشعار کر ڈالا

قمر ہو یا کہ تابش ہو وہ عارف ہو یا زاہد ہو
سبھی کے قلم کو حق نے برق رفتار کر ڈالا

فقیہِ نور کی نظر مقدس کا یہ صدقہ ہے
خدا نے قلم دے کر واصفِ ابرار کر ڈالا

مبارک باد کہتا ہوں تجھے دستار بندی کی
خدا نے آج تجھ کو دین کا معمار کر ڈالا

ہر سو آج بھی منڈلا رہے ہیں طوفان باطل کے
سبحان اللہ! تجھے ان کے لئے حصار کر ڈالا

خدا نے شرف بخشا ہے مجھے تیری معیت کا
کہ مجھ کو آپ کا اک ساتھی و غم خوار کر ڈالا

ببیں اے چشم شاعر چہرۂ اِبْیَضَّ وُجُوْہ را
تعالیٰ اللہ! خدا نے مخزنِ انوار کر ڈالا

فقیہِ وقت کے الطاف اور اکرام کیا کہنا
نظر کا تیر قلب ہاشمی سے پار کر ڈالا

.... علامہ شبیر احمد ہاشمی (پتوکی)

............اک خلیق انسان

(حضرت نقش ہاشمی مرید کے)

رہا قلم کا تقاضا صداقتوں کا بیان
زبان و دل کا بھی قائم رہے اگر میلان

نہیں کسی کی خوشامد سے کچھ لگاؤ مجھے
جو بات کرتا ہوں وہ علی الاعلان

ہمارے حضرت منشا جو رہبر دیں ہیں
جو ایک عالم صادق ہیں صاحب ایمان

وہ جن کی ذات سے میں بھی ہوا ہوں مستفیض
شعور و فہم و تدبر میں حکمتوں کی کان

یہ کوئی بات نہیں گر نہ میں کروں توصیف
مگر یہ بات ، شاید میری بھی ہو پہچان

وہ دیندار ، صفا کیش اور بلند اخلاق
ہر ایک کمتر و بہتر کی کہہ رہی ہے زبان

خوشا کہ مجھ پہ بھی رہتے ہیں کرم گستر
وہ علم دوست کرم جو وہ اک خلیق انسان

وہ ایک مبلغ دیں اک خطیب عالی نظر
وہ اک مفکر ملت ، مفسر قرآن
وہ ایک متقی پرہیز گار اہلِ دل
وہ جس کو حکمت دین متین کا ہے عرفان
وہ ایک عالم جیّد ، فقیہِ دوراں
دل و نگاہ میں نورِ بصیرتِ فرقان
وہ ایک معلم دین ،اک معلم اخلاق
کہ ان کا جاری وساری جہاں پہ ہے فیضان
وہ ایک مصنف وشاعر وہ صاحب تالیف
کہ جس کا شہرہ پہنائے ہند و عربستان
انہیں امامتِ دیں کا بھی شرف حاصل ہے
یہ اس علاقہ پہ ان کا ہے اک بڑا احسان
وہ جن کے وعظ و ارشاد سنت و توحید
وہ ذکر و فکر میں تالیف قلب کا سامان
وہ گفتگو کہ دلوں میں اتری جاتی ہے
وہ ان کا حسن بیاں اور زباں خوش الحان
وہ جن کے دل میں بھی عشق رسول کا سودا

پھر ان کی باتوں میں کیوں نہ ہو بھلا وجدان
وہ دیدِ روضۂ اقدس سے بھی ہیں بہریاب
خدا کے گھر کے بھی تین بار ہوئے مہمان
فروغ دین سے بس ان کا منشا و مطلب
حضور پاک کا پہنچے ہر اک جگہ فرمان
وہ عالمانہ دلائل ، محققانہ خیال
وہ ساحرانہ زبان و بیاں ادب کی جان
فصاحت و بلاغت کا آب شارِ جمیل
وہ اک چشمۂ کوثر کہ منبعِ برہان
کہ جیسے واہوئے جاتے ہیں سرمدی اسرار
وہ جب بھی کرتے ہیں تفسیر آیۂ قرآن
نہ مال و زر سے لگاؤ نہ جاہ وعزت سے
کشادہ دیکھا ہے ان کا ہمیشہ دستر خوان
عجب صبر و توکل کا نقش عالم ہے
نظر نظر سے ٹپکتا ہے فقر کا وجدان

۳۱،۳،۱۹۹۰ء

مجموعہ نعت ''حسن عبادت''

حضرت نقش ہاشمی کا منظوم محبت نامہ

مرقع ہے جو یہ پیشِ نظر حسن عبادت کا

وثیقہ ہے یہ پاکیزہ ارادت کا عقیدت کا

یہ آئینہ شہ بطحا کی صورت کا ہے سیرت کا

سرِ روزِ جزا شاید وسیلہ ہو شفاعت کا

سند ہے سرورِ کونین کی سچی غلامی کی

نوشتہ ہے رہِ دین کے لئے رشدوہدایت کا

یہ دریائے رواں ہے رحمت ورافت، لطافت کا

سفینہ ہے غم دوراں میں تمکین وسکینت کا

جو ہیں جویائے حق ان کے لئے قندیل نورانی

کہ ہے یہ نور مینارہ ، رہِ حق وصداقت کا

عرب کے چاند کی باتیں محبت کے ترانے میں

جو طغرٰی ہے ہمارے واسطے یمن وسعادت کا

بجا''حسن عبادت'' زندگی بھر کی ریاضت ہے

یہ گلدستہ ہے فردوس بریں کا باغ جنت کا

پذیرائی حضور خواجۂ گیہاں ملے یارب

یہ نذرانہ ہے کیف وسوز سرمستی کا الفت کا

اسی کے اسوۂ احسن کی باتیں ہیں جو اُمّی ہے

سبق جس نے دیاانسانیت کا آدمیت کا

بہائے ریگزاروں میں بھی جس نے نور کے چشمے

زمانے بھر پہ برسا ہے جو بادل بن کے رحمت کا

تیموں بیکسوں کی جس نے آکر غمگساری کی

وہی غاروں میں جو روتا رہا غم خوار امت کا

وہ جس نے عدل کی میزان قائم کی زمانے میں

کہ سکہ ہے رواں جس کی امانت کا دیانت کا

وہ کیاوَالَّیْلُ زلفیں وَالضُّحٰی چہرے کی تشبیہیں

مہ و خورشید کسب نور کرتے تھے صباحت کا

بشکل رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ بھیجا گیا جس کو

بیاں کیا اس کے ہر جودوکرم کا اور سخاوت کا

بڑا اکسیر ہے نسخہ بنالیں حرز جاں اس کو

کہ رشتہ جن کا ہے مکہ مدینہ سے محبت کا

درودان پر کہ جس کو رہنمائے مرسلاں کہئے

سلام اس پر کہ سر پر تاج ہے جس کی رسالت کا
درود ان پر کہ جن کو رہنمائے مرسلاں کہئے
سلام اس پر کہ توڑا زعم جس نے کبر ونخوت کا
ادب پارہ ہے یہ ''حسن عبادت''، نعت کی صورت
ہے جام حوض کوثر، آئینہ افکار وحدت کا
جناب حضرت منشا کی ہے تخلیق کا جوہر
اسے سیل رواں کہئے فصاحت کا بلاغت کا
وہ درویش خدا، عشق محمد جس کا سرمایہ
بتاؤں مرتبہ کیا، اس کی عظمت کا فضیلت کا
جو کوئی پوچھنا چاہے نقش آکر مجھے پوچھے
مقام اس مرد حق، اہل نظر، اہل بصیرت کا
صدائے دل ہے یا ''حسن عبادت''، منشائے جاں ہے
جریدہ نقش ہے دنیائے دیں میں نور ونکہت کا

نقش ہاشمی مرید کے

۲۴ شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ

۴ فروری ۱۹۹۴ء

تقریب تشکر

عزیز القدر محمد مسعود اشرف قصوری ابن مولانا محمد منشا تابش قصوری کے قرآن پاک حفظ کرنے پر تقریب تشکر مورخہ ۲۴ اپریل بروز جمعرات ۱۹۹۷ء

(حضرت نقش ہاشمی مرید کے)

مرحبا مسعود اشرف اے عزیز نیک فال
کر لیا ہے تو نے جو از بر کلام ذوالجلال
یہ کتاب اللہ ہے وہ جس کی نہیں کوئی مثال
ہر اک عقدے کا حل ہے اور ہر مشکل میں ڈھال
مرحبا تو نے کیا جو حفظ قرآن مجید
ہاں یہی گنجینہ حکمت ہے فرقان حمید
پیارے اشرف آج سے شامل ہے تو حفاظ میں
یہ وہ عظمت ہے بیاں ہوتی نہیں الفاظ میں
کیا بتاؤں کس قدر تو ہو چکا ہے ارجمند
رب کعبہ نے کئے کتنے ترے درجے بلند
سچ تو یہ سینہ ہے تیرا مخزن نور مبیں
یہ وہ قرآں ہے جسے لاتے رہے روح الامیں

تو محمد مصطفیٰ کا سچا پیرو کار ہے
دل کلام اللہ کا تیرا امانت دار ہے
اس امانت کی مگر کرنا ہمیشہ احتیاط
نور یہ وہ ہے جو دکھلائے سدا راہ صراط
یہ دل روشن ہے تیرا منبعِ انوار
رفتہ رفتہ تجھ پہ کھل جائیں گے سب اسرار
قادر مطلق جو کرتا ہے کبھی فضل عمیم
پھر عطا کرتا ہے نعمت ایسی رحمان و رحیم
حضرت منشا مبارک ہو یہ پسر نیک نام
جن کا دل ہے مخزن نور ھدی سے شاد کام
آج نقش ہاشمی بھی بہت ہی مسرور ہے
کیوں کہ یہ تقریب اشرف نور سے بھر پور ہے

نقش ہاشمی مرید کے

محمد ایوب قادری

اسٹنٹ پروفیسر اردو کالج کراچی فون ۲۱۶۸۰۸۹

نارتھ ناظم آباد این آئی ۴ ۷ ۱۱ے (تاریخ ۳۱ مارچ ۱۹۷۵ء)

مکرمی مولانا محمد منشا تابش قصوری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ ملا، شکریہ

فرزند سعید طول عمرہ کے سلسلے میں

دو قطعات اور چند تاریخی نام پیش خدمت

ہیں خدا تعالی آں مولود کو عمر خضر عطا فرمائے

اور دولت علم سے سرفراز کرے،

رسید سے مطلع فرمایئے،،

مخلص محمد ایوب

بشرف نظر:

جناب مولانا محمد منشا تابش قصوری

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم القدیر الکبریا﴾/ ۱۳۹۵ھ

قطعہ تاریخ ۱۳۹۵ھ

پیدائش فرزند والا فطرت/ ۱۳۹۵ھ ولادت فرزند سیر چشم/ ۱۳۹۵ھ

آل امجاد مولانا محمد منشا تابش/ ۱۳۹۵ھ

ولے فکر رسا نے پالیا ہے اشارہ یہ پئے اظہار منشا
بشوقِ فکر تاریخ ولادت، ملا ہے "ثمرۂ گلزار منشا" ۱۳۹۵ھ
نغمۂ تہنیت کی ہے یہ نمود آرزوئے پسر کی واہ رہے کشود
آج ایوب قطعہ تاریخ کہئے منشائے فضل یزداں بود/ ۱۳۹۵ھ

اب تاریخی نام ہیں/ ۱۳۹۵ھ

محمد آصف شوکت قصوری/ ۱۳۹۵ھ

صغیر الدین/ ۱۳۹۵ھ

شیخ محمد اسد/ ۱۳۹۵ھ

حافظ قصوری/ ۱۳۹۵ھ

میاں محمد بخش/ ۱۳۹۵ھ

نامہء دلنواز پیش کردہ محمد ایوب قادری/ ۱۳۹۵ھ

پیش کردہ از حبیب قدیمی محمد ایوب قادری/ ۱۳۹۵ھ

ذوالعرش المجید/ ۱۳۹۵ھ

بر طباعت اغثنی یا رسول اللہ علیہ التحیۃ والثناء

از پئے طبع نعت شہ بحر وبر ذکر محبوب خلاق ہر خشک وتر
لکھنے بیٹھا، قطعہ تاریخ کا/ ۱۳۹۵ھ مل گئی مجھ کو فورا، مراد نظر/ ۱۳۹۵ھ

اغثنی یا رسول اللہ ثنائے ساقیٔ کوثر
جسے محبوب داور رحمۃ للعالمین کہئے
قمر سال اشاعت لکھئے تذکار جمال اس کا/ ۱۳۹۵ھ
بالفاظ دگر مدح شفیع المذنبیں کہئے/ ۱۳۹۵ھ
فکر سال اشاعت کی جس دم ہوئی
حسب فرمائشِ قبلہ تابش مجھے
دی صدا ہاتف غیب نے شوق سے
یوں کہوائے قمر مدح خیر البشر/ ۱۳۹۵ھ

(مولانا قمر یزدانی مدظلہ)

تبرکات حضرت صاحب زادہ سید رضی شیرازی علی پوری سیداں

کتاب نعت از تابش قصوری پس از تالیف شد آخر مہیا
ردیفش یا رسول اللہ باشد مقام مصطفیٰ زیں شد ہویدا
رضی! گو سال طبع ایں کتاب اغثنی یا رسول اللہ ہمہ جا

۱۹۸۸ء

(تقریظ رشید)

حبیبی یا رسول للہ اغثنی یا رسول اللہ
خدا کے بعد ہے تیری بڑائی یا رسول اللہ
فرشتے تجھ کو دیتے ہیں، سلامی یا رسول اللہ
ثناء خواں ہوگئی ساری خدائی یا رسول اللہ
گوارا کب ہے طیبہ کی جدائی یا رسول اللہ
مصیبت میں ضرورت ہے مدد کی یا رسول اللہ
ہمیں درکار محشر میں تسلی یا رسول اللہ
تمہارے در کی حاصل ہو گدائی یا رسول اللہ
عقیدت فکر تابش کی اغثنی یا رسول اللہ
ملے شرف قبولیت کریمی یا رسول اللہ
نظر محمود و تابش پر کرم کی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیک وسلم

مکرم جناب راجا رشید محمود ایم ،اے
مدیر اعلی ماہنامہ نعت لاہور

تمہارا نام سن کے نین جھڑیاں لون لگ پے نیں
ادب دی واٹ تے بنی ایہہ بالی یا رسول اللہ
طریقہ استغاثے دا سکھایا مینوں تابش نے
تَقَبَّلْنِیْ وَلَا تَرُدُدْ سُوَالِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
رکھے دا حشر تک محمود دیوا نعت دا روشن
کہ اوتھے وی ضرورت ہے مدد دی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

محترم راجا رشید محمود، ایم ،اے
ایڈیٹر ماہنامہ نعت لاہور

ایک طویل استغاثہ سے اقتباس
(تابش قصوری)

قطعہ

حق کی تائید مبارک ہو محمد منشا
جلوۂ دید مبارک ہو محمد منشا
روز اللہ ومحمد سے ضیاء کی دعا ہے
تجھے عید مبارک ہو محمد منشا

(مولانا ضیاء القادری بدایونی)

تقریظ منظوم صحیفۂ بخشش/ ۱۳۹۵ھ

ثنائے سرور دوراں اغثنی یا رسول اللہ
نبی کی نعت کا دیواں اغثنی یا رسول اللہ
خدائے پاک کا احساں اغثنی یا رسول اللہ
دل عشاق کا ارماں اغثنی یا رسول اللہ
بہار روضۂ رضواں اغثنی یا رسول اللہ
لٹائے ہیں بہر سو جن سے موتی خیر و برکت کے
وہ ہے ابر گہرافشاں اغثنی یا رسول اللہ
خداوند دو عالم نے بھی ہے جَـاءُوکَ فرمایا
ہے شرح آیۂ قرآں اغثنی یا رسول اللہ
منور کر دیئے اس نے دل ارباب محبت کے
ہے نور مشعل ایماں اغثنی یا رسول اللہ
یہ ثمرہ حضرت تابش کی ہے جہدِ مسلسل کا
ہے جس کا ذوق بے پایاں اغثنی یا رسول اللہ
نہیں ہے پرسش اعمال کا کچھ غم قمر! ہم کو
ہمارے غم کا ہے درماں اغثنی یا رسول اللہ

صلی اللہ علیک وسلم

یارسول اللہ ﷺ

ترے پرتو سے ہر اک شے ہے نوری یا رسول اللہ
رہی نہ سامنے کوئی بھی دوری یا رسول اللہ
تری عظمت تری رفعت کے صدقے دونوں عالم میں
سوالی کی تمنائیں ہیں پوری یا رسول اللہ
خدائی کیا، خدا خود ہے، ثناء خواں تری عظمت کا
ثنا خوانی ہے مجھ پر بھی ضروری یارسول اللہ
بہت خوش بخت ہیں یہ پاک طینت مدح خواں تیرے
جناب راجا اور تابش قصوری یا رسول اللہ
ظفر بھی اس کو سمجھے گا، یہی ہے نعمت عظمیٰ
ملے گر اس کو بھی شرف حضوری یا رسول اللہ

مکرم جناب قریشی شریف ظفر پسروری

(مُحَمَّدٌ نُورٌ)

دل حزیں کی ہیں ڈھارس مُحَمَّدٌ نُور
ہے وردِ ہر کس وناکس مُحَمَّدٌ نُور

جو بات عدل کی ہو، کبریا کی ذات سے ہے
کرم کے واسطے مختص مُحَمَّدٌ نُور

کہے گا داورِ محشر کے سامنے جاکے
ہر ایک مضطرو بے بس مُحَمَّدٌ نُور

خیال دوریٔ طیبہ میں ہوں اگر مشغول
تو بول اٹھتی ہے نس نس مُحَمَّدٌ نُور

زمانے بھر کے علائق سے ہو کے برگشتہ
پکار اٹھتے ہیں بے کس مُحَمَّدٌ نُور

نبی کے نور پہ ہے مختصر بھی، جامع بھی
کتاب دیکھی ہے تو بس مُحَمَّدٌ نُور

راجا رشید محمود، ایم اے
ایڈیٹر ماہ نامہ نعت لاہور

نذرانۂ منشا/ ۱۳۹۷ھ

قطعۂ تاریخ اشاعت ''محمد نور''، تالیف لطیف
حضرت علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری مدظلہ
خطیب مرید کے (شیخوپورہ)

خطیب خوش بیاں تابش قصوری — جو ہیں بحرِ معارف کے شناور
ہے دلکش آپ کا حسن تکلم — ہے تحریر آپ کی سلک جواہر
محمد نور تالیف گرامی — ہے ان کے ذوق کا اک نقش اظہر
یہ ہے، ذکرِ رخ انور، سراپا/ ۱۹۷۷ء — حریم عشق ہے جس سے منور
یہ اک 'نذرانۂ منشا ہے لاریب/ ۱۳۹۷ھ — حضورِ ساقیٔ تسنیم وکوثر
فصاحت اور بلاغت کا مرقع — حقائق کا خزینہ ہے سراسر
بحمد اللہ اس کے دم قدم سے — گلستان صحافت ہے معطر
ہر اک نقطہ ہے مثل نجم تاباں — ہر اک لفظ اس کا رشک ماہ انور
قمر سال اشاعت کے لئے تم — کہو وصف شفیع روز محشر/ ۱۳۹۷ھ

حضرت قمر یزدانی مدظلہ

۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ

تقریظ منظوم بر جامعہ نظامیہ کا تاریخی جائزہ

آ گیا ہے آج مجھ کو فکرِ تابش کا خیال
رَم کرے ہے اس طرف میرے تصور کا غزال
ان کی اس تصنیف سے واضح ہے سب تغیر حال
جامعہ کی ہے عمارت مظہر شانِ جمال
مصطفیٰ کے لطف ورحمت سے بفیضِ ذوالجلال
ہمت و ایثار و قرباں کو کیا خوف زوال
اس میں مستقبل کی ہیں رعنائیاں بھی ضوفگن
چہرہ ماضی کے رخ پر حال کا ہے دستمال
کامرانی ہے قدم بوسِ غلامِ مصطفیٰ
ہو یقیں کامل تو کیا ناکامیوں کا احتمال
سرور ہر دو جہاں کا لطف تھا اکرام تھا
جس نے ہر زخم نہاں کا کر دیا تھا اندمال
راہ میں حائل جو تھے وہ خائب وخاسر ہوئے
سنت سرکار پر چلنے کا دیکھا ہے یہ حال
صاحبِ عزم وعزیمت کے اگر ہاتھوں میں ہو

دیں کے جھنڈے کو ہزیمت دے سکے کس کی مجال
اہل دیں کی سرخ روئی کا ہے شاہد اک جہاں
سب نے دیکھا دشمنانِ دینِ قیم کا زوال
دیکھتے ہو تم لوہاری گیٹ کے اندر جو اب
اک عمارت ہے فلک منظر اور جاہ و جلال
جامعہ ہے جو نظامیہ بھی رضویہ بھی ہے
اعلیٰ حضرت کے تلطف سے بعون ذوالجلال
فرض تبلیغ اس میں ہوتا ہے ادا شام و سحر
اب خدا کے فضل و رحمت سے نہیں کوئی ملال
کس مپرسی کا اک عالم ابتداء میں تھا عیاں
جاں چھڑانا تھا بظاہر جس سے اک امرِ محال
مطبخ و دار الاقامہ کا نہ تھا کوئی وجود
بے بضاعت تھا رخ آغاز پر بہجت کا حال
ابتداء میں تھی رہائش کی نہ سونے کی جگہ
طالب علموں میں بھی تھا ایثار کا اوج کمال
محو تدریس اس جگہ پر تھے وظیفے کے بغیر
صاحبان علم و دانش ،وارثان حال و قال

مہتمم صاحب کا گھر تھا مطبخِ اربابِ درس
طالب علموں کی کیا کرتے تھے وہ خود دیکھ بھال

جامعہ کی دشمنی میں سب اکٹھے ہو گئے
بد سرشت و بدعقیدہ ،بد زبان و بد خیال

اپنی فطرت کی تسلی کے لئے شام و پگاہ
اپنی حرکات قبیحہ سے دلاتے اشتعال

اہلِ دیں ہیں نام کے ، پر ہیں عدو کردار میں
آج تک جن کی جبینوں پر نہیں ہے انفعال

ناظمِ اعلی ہوئے تھے جانشینِ مہتمم
مو لا نا سردار احمد کا ہوا جب انتقال

عبد القیوم آپ کا اسم گرامی ہے رشید
جرات و پامردیٔ کامل کی ہیں روشن مثال

ان پہ سایہ ہے خدا و مصطفٰی کا بے گماں
ان پہ ہے سرکار لائل [1] پور کا لطف کمال

دشمنانِ دیں کے رستے میں ہے اک کوہِ گراں
ہیں طبیعت کے اگرچہ منکسر شیریں مقال

---

[1] فیصل آباد

نامساعد جس قدر حالات آئے سامنے
جد و جہد و استقامت میں نہیں تھا کوئی کال

پائے استقلال میں لغزش نہ آئی آپ کی
مصطفٰی کا تھا تصرف ،ان کا تھا جود و نوال

سنت محبوب رب العالمین میں ، سہا
گالیاں تضحیک ، پتھر غنڈہ گردی کا کمال

مارشل لا کی عدالت میں کیا ان کو معاف
ناظم اعلیٰ کے عفو و در گزر کی ہے مثال

زندگی ان کی عبارت ہے تو استقلال سے
دسیوں برسوں میں نہ آیا ان کے خاطر پر ملال

اور چند شخصیتیں ان کی معاون بھی رہیں
جن کے قلب وجاں میں روشن ہوئی شمع خیال

اب لوہاری گیٹ کے اندر عزیمت کا نشاں
اک عمارت جامعہ کی ہے بہ فضل ذوالجلال

عبدِ قیوم آج بھی ہیں یاں بہ سرگرم عمل
کارنامہ ان کا ''تنظیم المدارس'' بے مثال

جامعہ کا ہیں شرف عبد الحکیم قادری

صاحب علم و یقیں ہیں صدرِ اربابِ کمال
حضرت مولانا تابش کی کتابِ مستطاب
پڑھ کے دیکھو عزم واستقلال کا یہ سارا حال
اب جہاں کا ظلمتوں کی فکر کیا محمود کو
جامعہ کے ذکر سے روشن ہوئی بزمِ خیال

۱۷دسمبر ۱۹۷۵

۱۳ماہ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ

ھدیہ تبریک

محترمہ حاجن غلام فاطمہ والدہ قصوری برادران کی حج وزیارت حرمین شریفین کی سعادت پانے پر

غلام فاطمہ ! حج کا سفر مبارک ہو
دکھایا عشق نبی نے اثر مبارک ہو
زہے نصیب کہ تکمیل اشتیاق ہوئی

سمیٹ لائے گی جلوے نظر مبارک ہو
زہے نصیب، تجھے منزل مراد ملی
شب مراد کی تجھ کو سحر مبارک ہو
ستارہ ترے مقدر کا اوج پر ہے آج
دیار قدس کا عزم سفر مبارک ہو
غلام فاطمہ !محبوب رب کی خدمت میں
میرا پیام بصد احترام لے جانا
میرا سلام عقیدت بصد خلوص ونیاز
ببارگاہ رسول انام لے جانا
مری نگاہ کی مایوسیوں کا سندیسہ
حریم قدس کے جلووں کے نام لے جانا
شراب شوق سے پر ہے قمر کا ساغر دل
حضور ساقی کوثر یہ جام لے جانا

مولانا قمر یزدانی مدظلہ

۲۰ذقعدہ مبارکہ ۱۴۰۷ھ جمعۃ المبارک

علامہ بدر القادری (ہالینڈ)

تقریظ منظوم برگ نفیس الواعظین

تحفہء رشد وہدایت ہے نفیس الواعظین
نسخہء امراض ملت ہے نفیس الواعظین
پھیلے گی قرآن اور سنت کی اس سے روشنی
ہادیٔ اہل ضلالت ہے نفیس الواعظین
گمراہی کی ظلمتوں میں چھپ رہی ہے راہ حق
لو! چراغ علم وحکمت ہے نفیس الواعظین
کیوں نہ ہو کافور اب جہل وغباوت کا غبار
بارش علم اور حکمت ہے نفیس الواعظین
شرع ودین کا فلسفہ آسان زباں میں بند ہے
منبع فیضانِ رحمت ہے نفیس الواعظین
دی ہے تابش نے انیس الواعظین کو شکل نو
واقعی کیا خوب صورت ہے نفیس الواعظین
بدر اس کو بر سر منبر پڑھیں گے باادب
واعظین، خطباء کی ثروت ہے نفیس الواعظین
کیا حسین کیا خوب صورت ہے نفیس الواعظین ۱۷ جولائی ۱۹۹۹ء

آرزوئے عارف

حضرت مولانا مفتی سید محمد عارف ترمذی اویسی زید مجدہ
(خطیب وامام کراچی)

میں نے علم کا فیض جو پانا ہوگا
قصر دل کو جو پر نور بنانا ہوگا
وہ علم کہ جس کا تصور بھی نہیں مجھ کو
لوح قلب پہ تابش سے لکھانا ہوگا
قفس نسیان کا اسیری ہے نہ جانے کب تک
للہ اس قید سے بلبل کو چھوڑانا ہوگا
کھول کر دل کا دریچہ مرے مشفق ومحسن
کوئے طیبہ سے صبا کو بھی بلانا ہوگا
مرے اعمال سے رُخ سرد نہ ہوگا بے شک
ترے اکرام کا جب گرم خزانہ ہوگا
مرے افعال سے جب پستی کی آئے خوشبو
رہ للہ اسے رفعت سے سجانا ہوگا
عرض کرتا ہوں جو ساتھی ہیں میرے امسال

رہِ الفت پہ ان کو بھی چلانا ہوگا

گویم بصد بار رخِ محبوبِ الٰہی بینم

آئینہ ایسا جو ہو وہ مجھ کو دکھانا ہوگا

گر نہ بینم در خواب ترے حسن کے جلوے

آہ مری زیست تا مرگ فسانہ ہوگا

جام صہبائے محبت بھر بھر کے پلائیں تابش

آپ نے گر مجھ کو پلانا ہے تو میخانہ لنڈانا ہوگا

سوا ان کے کہاں سے لائے گا عارف بولو؟

نکتہ جو بھی کوئی عرفان کا لانا ہوگا

اے وجہِ کرم سرکار مدینہ کے غلام

تیرے جلووں کے سوا کوئی موسم نہ سہانا ہوگا

عرفان

اظہار محبت

م ......مرشد ما غریباں

ح ......حامی بے چار گاں

م ......مشفق و مہر باں

د ......داد رسِ بیکساں

م ......مقبلاں را اعظم و شاں

ن ......نوریاں را نور ستاں

ش ......شاہد و جانانِ جاں

آ ......آفتابِ نور فشاں

ت ......تزکِ داتا گنجِ آں

ا ......استاذئ من ، دو جہاں

ب ......برکت دیں، بے گماں

ش ......شیخ سعدی ایں زماں

ق ......قصرِ عرفانِ جناں

ص ......صورت از سیرت عیاں

و ......وعظ، قرآنی بیاں

ر ......رہرو او راستاں

ی ......یادِ حق ہر این و آں

عارف خستہ جگر

سائلِ یک بے نشاں

محمد منشا تابش قصوری

م ح م د م ن ش ا ت ا ب ش ق ص و ر ی

نام کے ہر حرف سے شعر کے ہر مصرعہ کی ابتداء ہے شاعر کا کیسا اچھوتا انداز ہے۔

(رشحات محبت عزیز القدر حضرت مولانا مفتی پیر سید محمد عارف شاہ)

ترمذی، نقوی، اویسی، قادری زید مجدہ

خطیب وامام جامع مسجد بلال سیکٹر/110.c.i آدم ٹاؤن، نارتھ کراچی

آستانہ شریف اویسیہ، مکان نمبر ۵۲۳، ای، بلاک ۴، بالمقابل آر، ۹۱۲ نزد المصطفی مسجد سیکٹر نمبر ۱۶، اے سفرزون، کے، بی آر، سوسائٹی نارتھ کراچی۔

نذرانۂ وفا

علامہ غلام حسین صاحب قمر یزدانی مدظلہ

وقار دوستاں تابش قصوری — انیس قلب وجاں تابش قصوری
وفا کے ترجماں تابش قصوری — اخوت کے نشاں تابش قصوری
محقق، شاعر و نثار ونقاد — ادیب نکتہ داں تابش قصوری
حق آگاہ، حق ادا وحق نگر ہیں — خطیبِ حق بیاں تابش قصوری
سناتے ہیں باخلاص ومحبت — حدیث دلبراں تابش قصوری
علوم دین حق کے بالیقیں وہ — ہیں گنج شائگاں تابش قصوری
حریم فکر ہے جس سے درخشاں — وہ مہر، ضوفشاں تابش قصوری
وہ پابند فرامین الٰہی — نبی کے نعت خواں تابش قصوری
جہانِ اہل سنت کے یقیناً — وہ ہیں روح رواں تابش قصوری
مسلّم ان کا ہر حرف محبت — وفا کے راز داں تابش قصوری
بوقت گفتگو ہیں پھول جھڑتے — کہ ہیں شیریں دہاں تابش قصوری
جہاں سے آتی ہے بوئے محبت — مثال گلستاں تابش قصوری
بلاشک ہیں وہ ارباب نظر میں — امیر کارواں تابش قصوری
قمر بے مہرئی دوراں کا کیا غم — ہیں مجھ پر مہرباں تابش قصوری

علامہ قمر یزدانی ۱۸ ذی القعدہ/۱۴۲۰ھ، ۲۵ فروری ۲۰۰۰ء جمعۃ المبارک

بیادِ استاذِ مہربان دامت برکاتہم

استاذ گرامی کی شفقت پیاری ہمارے لئے تھی وہ بادِ بہاری
پڑھنے جو آیا جماعت میں ان کی اسے بیٹا سمجھا دی الفت بھی ساری
ہراک نے دیکھی کچھ ایسی فضا بھی سکون پایا دل نے گئی بیقراری
ہیں ہر وقت، مصروفِ گوہر فشانی عمر آپ نے یوں ہی ساری گزاری
مری خوش نصیبی، ملی ان کی شفقت کدورت ڈھلی سب، مٹی بے قراری
ہے ان کی نگاہ کرم کا نتیجہ جہاں جائیں بڑھتی ہے عزت ہماری
ہے لا ریب طرز تکلم انوکھا بآسانی کتب پڑھاتے ہیں ساری
ہیں بیشک مصنف، مترجم، محقق قلم سے ہوا فیض کا چشمہ جاری
ہیں علامہ تابش قصوری وہ عالم زمانے میں ہے ان کی شہرت نیاری
کئی نسبتوں سے گرامی ہیں تابش طریقت کی نسبت بھی ہے اک ہماری
مبشر میرا مدعائے دلی ہے خدایا رہے آپ کا فیض جاری

نذر گذار محمد مبشر سیالوی

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

نعتیہ مجموعہ ''حسن عبادت''

قطعہ تاریخی (ترمیم شدہ)

ارمغان عقیدت مولانا محمد منشا تابش قصوری مدظلہ العالی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ضیائے ثنائے خواجہ

خوشا فکر تابش کے انوار سے منور ہیں آفاق نعتِ رسول
''صحیفہء'' حسن عبادت'' لکھا سجائے ہیں اوراق نعتِ رسول
سرِشاخ مدحت کا ہے یہ گلاب یہ ہے مشعل طاق نعتِ رسول
طباعت کا سال اس کا طارق کہا بحمد اللہ'' اشراق نعتِ رسول''

۱۴۱۸ھ

ھدیہ اخلاص

جناب شاعر اسلام

محمد عبدالقیوم طارق

سلطانپوری مدظلہ

(حسن ابدال)

عمل کے پاسباں

شاعر ملت علامہ محمد طاہر القادری کلیم فیض بستوی زید مجدہ

ابن ادیب شہیر علامہ نسیم بستوی (سکندر پور بھارت)

عیاں اور ضوفشاں تابش قصوری — نبی کے مدح خواں تابش قصوری
علوم دین نبویہ کے بیشک — ہیں بحر بیکراں تابش قصوری
بلند پایہ جو اک اہل قلم ہیں — وہی سحر البیاں تابش قصوری
یقیناً قوت فکر و نظر میں — بلند اک آسماں تابش قصوری
بزرگوں کے عقیدت مند ہیں — سراپا نعت خواں تابش قصوری
وہ ہیں پابند احکام شریعت — عمل کے پاسباں تابش قصوری
یہ حق ہے آپ کی علمی لیاقت — زمانے پر عیاں تابش قصوری
تمہاری شخصیت کے معترف ہیں — بہت سے قدرداں تابش قصوری
ہے چھوٹا منہ مرا باتیں بڑی ہیں — کہاں تم میں کہاں تابش قصوری
جزاکَ اللّٰہُ فِی الدَّارَیْنِ خَیْرًا — طفیلِ عارفاں ، تابش قصوری
ہیں کرتے خوب جو خدمات دینی — رہیں گے جاوداں تابش قصوری
کلیم بستوی کہدو یہ سب سے — بڑے ہیں مہرباں تابش قصوری

اظہار تشکر

ملا تابش کا پر تاثیر مضمون — جو ہے مجموعہ حسن نگارش
جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس نے — حقیقت میں تھی وہ اک میری خواہش
کرم خو نے کرم بے حد کیا ہے — یہ بے شک ہے بڑی ان کی نوازش
رکھے وہ ذات پاک اس کو سدا شاد — ہے واجب خلق پر جس کی پرستش
اسے حاصل ہو محبوب خدا کی — عطا دنیا میں محشر میں سفارش
ضیاء القادری کے میکدے کا — وہ خوش قسمت کشادہ ظرف مے کش
یہیں پایہ سخن ور ہے وہ جس کا — نبی کی نعت ہے سامان بخشش
قلم اس کا مسلسل ہے گوہر بار — مضامین کا ہے اس کے ذہن میں رش
معارف گستری اس نے نہ چھوڑی — رہی جاری غم دوراں کی یورش
وہ ارباب بصیرت کا ہے محبوب — عزیز صاحبان علم و دانش
رواں اس نے سفینہ رکھا گو تھی — تلاطم خیز موجوں کی کشاکش
کجا کج مج بیاں بے چارہ طارق — کجا ذکر جمیل آں پری وش
قصوری کی پذیرائی کے الفاظ — ہے میری "واقعی تحصیل تابش"

۱۳ دسمبر ۲۰۰۷ء / ۱۴۲۸ھ

شاعر اسلام حضرت طارق سلطانپوری مدظلہ

قطعہ تاریخ اشاعت نفیس الواعظین

قدر افزائے انیس الواعظین ہے بالیقین
ترجمہ جو ہے بہ عنوان نفیس الواعظین
اس کی رعنائی وزیبائی ہے تابش آفریں
اللہ، اللہ، زیب دامان نفیس الواعظین
بامسرت، یوں کہا مجھ سے سروش غیب نے
اس کا سال طبع اعلان نفیس الواعظین
۱۴۲۰ھ

شاعر فطرت حضرت طارق سلطانپوری مدظلہ حسن ابدال (راولپنڈی)

گنج معرفت کتاب معتبر

پسندیدہ عالم بحر علم تالیف گرامی
۱۴۱۸ھ

محترم المقام شاعر حقانی علامہ قمر یزدانی مدظلہ
امام عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری
۱۹۹۸ء

آئینہ زینت المحافل ترجمہ نزہت المجالس/ ۱۹۹۸ء
برادر گرامی پاک نہاد مولانا تابش قصوری/ ۱۹۹۸ء

عبدالرحمٰن تھے صفوری شافعی شیخ جلیل
مفتیٔ دوراں، فقیہ عصر اور مرد عقیل

ان کی تالیف گرامی شہرہ آفاق ہے
ہے مجالس کے لئے نزہت فزا بے قال وقیل
خامۂ تابش نے بخشا جو نیا خلعت اسے
بالیقیں ہے ان کے علم وفضل کی روشن دلیل
ہے شگفتہ اور رواں یہ فاضلانہ ترجمہ
ہے عبارت میں روانی مثل موج سلسبیل
ہے محافل کے لئے زینت کا ساماں یہ کتاب
حضرت تابش قصوری کی جو ہے سعی جمیل
ہاتف غیبی پکارا بر ملا کہہ دو قمر
اس کی تاریخ اشاعت ارمغان بے عدیل”
۱۹۹۸ء

نتیجہ افکار سزاوار عنایت قمر یزدانی / ۷ ذوالحج ۱۴۱۸ھ ۵، اپریل ۱۹۹۸ء

مینار ایمانی

مولانا علامہ غلام مصطفیٰ مجددی، ایم اے

مرے ہاتھوں میں دیکھو کیا گلستانِ حکایت ہے
یہ ہر مجلس کی نزہت ہے یہ ہر محفل کی زینت ہے
اسے فیض تصوف کی بہار دل نشیں کہئے
یہ دستور شریعت ہے یہ منشور شریعت ہے

چنا ہے جن گلوں کو عبدِ رحمٰن صفوری نے
عیاں ان کی مہک سے ان کا اخلاص و مروت ہے
وہ اپنے دور کا روشن تریں مینارہ ایمانی
وہ اپنے عہد کی مضبوط دیوارِ عزیمت ہے
کیا ہے عام فیضان صفوری کو قصوری نے
یہ منشائے خدا ہے، تابشِ سرکار رافت ہے
جنہیں قمر، ولایت نور ملت، نے قلم بخشا
جن پر حضرت احمد رضا خاں کی عنایت ہے
اسے دیکھو! یہ ہے انمول تحفہ اہل الفت کا
اسے چومو! یہ رنگین مصحف وعظ و نصیحت ہے
کہیں ہیں باب رب العلمین کے ذکر وحدت کے
کہیں یہ رحمۃ للعالمین کی یاد رحمت ہے
کہیں صدق وصفا کے گوہر شب تاب ہیں ظاہر
کہیں مہر وفا کی داستاں کا حرف عظمت ہے
خدا اور اس کے محبوب گرامی کی ثنا کرنا
مجھے پوچھو! یہی تو جان توحید و رسالت ہے
خدایا یہ حسیں کاوش جہاں میں عام ہو جائے
غلام زار کے دل میں یہ ارماں ہے یہ حسرت ہے

غلام مصطفیٰ مجددی

قطعہ تاریخ (سالِ رحلت)

حاجن غلام فاطمہ، اہلیہ محترمہ حضرت علامہ محمد منشا تابش قصوری مدظلہ

تاریخ رحلت ۲۸ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ ۸، اپریل/ ۲۰۰۵ء جمعۃ المبارک

غَفَرَ اللّٰہُ الْاَحَدُ لَھَا / ۱۴۲۶ھ   نوید ردائے مغفرت/ ۲۰۰۵ء

لحد اس کی ہو باغ خلد بریں   بہ حق نبی، رحمت عالمیں
عفیفہ کی تاریخ ترحیل کی   کہی تابش بخشش اہلِ دیں/ ۱۴۲۶ھ

جزا یاب خدا ہیں اہل احساں   عیاں ہے لا یُضِیعُ قول رب سے
خدا کی برگزیدہ عابدہ تھی   محبت تھی اسے شاہ عرب سے
درود و حمد، تسلیم و تحیت   سدا یہ لفظ نکلے اس کے لب سے
کیا نور نبی کا اس نے چرچا   اسے کیا خوف ہے تربت کی شب سے
مسلسل اس کو پہنچیں گی دعائیں   اس عبد پُر خطا رحمت طلب سے
کہا طارق نے اس کا سال رحلت   ''غلام فاطمہ زھرا،،+''ادب،، سے
۱۴۱۹ + ۷ = ۱۴۲۶ھ
محتاج رحمت شاہ بطحا/ ۱۴۲۶ھ

شاعر اسلام محترم جناب طارق سلطان پوری
حسن ابدال (راولپنڈی)

اغثنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم

منظوم تأثرات

الفت عقیدت دی دواتے ڈوبا لاکے
شوق دے قلم نوں ہتھ وچہ لے کے اپنا سر جھکا کے
محمد منشا تابش ہوراں لکھیا نال پیاراں
نام محمد برکت والا جہڑا شاہ ابراراں
پاک نبی دیاں نعتاں چھاپیاں کھڑ گئے پھل گلزارے
جاپے منشا تابش ہوراں لکھیاں رت بہارے
رنگا رنگ دے پھل نرالے چن کے تابش لیایا
پھلاں دا گلدستہ بنیا الفت نال سجایا
اک اک اکھر ڈلکاں مارے جیوں چمکے چن سوہنا
دل دے فلک تے چمک رہیا اے اسم احمد من موہنا
مصرعے مصرعے وچوں چھلکن نور دے جام بھریچے
شعراں اندر نظری آون جنت دے دریچے
پاک نبی دے سچے عاشق ادبوں قلم اٹھاندے

دنیا توں ہو اِکلوانجے نعتاں لکھدے جاندے
ایہہ انمول موتی اتے بھائیو! شہر قصوروں آیا
دانے پانی وچ مرید کے اینہاں نوں اپڑایا
کردا رہندا ون سونیاں کٹھیاں ایہہ تحریراں
درس نظامیہ رضویہ دے وچ بہندا پھڑ تفسیراں
لاہور دے اندر جنے مکتب کر دے ادب آداباں
فیض تابش دا چھلاں مارے پانی جیویں سیلاباں
اغثنی یا رسول اللہ 'دی ہے ترتیب نرالی
جاپے تابش صاحب ہوراں شمع نورانی بالی
چار رنگہ سرورق چھپواکے ایوری کارڈ لوایا
استر لاکے کاری گر نے جلد دی مثل بنایا
دودھ ورگے کاغذ دے اتے نعتاں ایہہ چھپوایاں
ہر صفحے تے ناں کتاب دا تابش نے لکھوایا
اک شاعر دا اک صفحے تے نعت دا حصہ پایا
عربی، فارسی، اردو تے پنجابی سوہنی بولی
ترکی سندھی ہندی دی وی تابش ونگی ٹولی
اُج کوئی شاعراں دے ایہہ نعتیہ شعر چھپوائے

اللہ کرے قبول اینہاں نو تابش پیسے لائے

دین دنی وچ عزت پاوے شان نرالی ہووے

رج کھاوے تے سوہنا پہنے ددھ گاواں دا چووے

تک جبار کتاب ایہدی نوں دے مبارک بادی

تابش جی دے ٹبر اتے رحمت ہووے خدادی

نذر گزار۔:۔مکرم جناب عبدالجبار اثر انصاری

ابن شاعر فطرت جناب اثر انصاری فیض پوری

تقریظ منظوم

از حضرت عبدالقیوم طارق سلطانپوری مدظلہ

بر کتاب ''**رازوں کے راز**'' ترجمہ کتاب ''سرالاسرار''

تصنیف لطیف حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

ترجمہ از قلم:

ادیب عالی مقام اہل سنت حضرت مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

''قندیل افکار غوث''

۲۰۰۲ء

وہ خورشید درخشانِ ولایت
وہ فقر و معرفت کے بحر ذخار
جناب غوث شاہ ملک معنی
وہ مرد حق نما عبدِ حق آثار
وہ سلطانِ جہانِ علم و تحقیق
امیرِ کشورِ عرفان و اسرار
صفا کا کنز ملفوظات ان کے
ہدایت کا خزانہ ان کے افکار
متاعِ فقر ارشاداتِ حضرت
قلم اس مرد حق کا آگہی بار
شریعت کے فروغ و ارتقاء میں
ہے ان کا ولولہ انگیز کردار
طریقت کو بھی بخشا حشمت نو
مدبر تھے بڑے وہ فخر ابرار
کتب ان کی زمانے میں ہیں مشہور
خرد افزا ھدی بخش و پر انوار
بخوبی جن سے اس حق کے ولی کا

علوئے علم کا ہوتا ہے اظہار
کتاب اک معتبر ہے ان کی جس کا
تعارف ہے بنام سِرّ الاسرار
ضرورت تھی کہ اس کا ترجمہ ہو
کیا تابش نے یہ ذوق آفریں کار
محبّ غوث اعظم ہے وہ خوش بخت
شہ بغداد کا ہے وہ وِلا دار
کئی عمدہ کتابیں اس نے لکھیں
ہے اک مدت سے اس کا خامہ گل بار
وہ ہے مشّاق شرح و ترجمہ میں
نگارش کا ہے اس کی خوب معیار
ہماری داد کا ہے مستحق وہ
وہ تحسین و ستائش کا ہے حق دار
کتاب راز کا سال طباعت
کہا طارق ''سواد فیض اسرار''
۱۴۲۳ھ

نذر اخلاص، منجانب ''سائل جود ولطف وکرم غوث،، (۲۰۰۲ء)
محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری حسن ابدال ۱۰ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

گلستان کی بہار

گلستان کی بہار ہیں تابش
خوشبوئے لالہ زار ہیں تابش
چہار دانگ عالم میں تابندہ
آپ کے افکار ہیں تابش
علم و حکمت کے اسرار سے
واقف و ہمکنار ہیں تابش
عشق نبی کی شمع جلا کر
روشن اور آشکار ہیں تابش
انداز خطابت کی لطافت سے
ہر دل کا قرار ہیں تابش
محبت اخوت سخاوت کی راہ پر
ہمہ تن استوار ہیں تابش
مثل مہر و ماہ اقصائے عالم میں
پر آوازہ و نامدار ہیں تابش
میں بھی نازاں ہوں شاھد اپنی قسمت پر
کہ میرے عشق کا پرکار ہیں تابش

﴿شہزاد شاھد﴾

ہیں عاشق شہ مرسلیں تابش

مفکر ، مدبر ، عالم دیں تابش   شیخِ سعدی کے جانشیں تابش
صالح و قانع ، وفا کے پیکر   مرد خدا ہیں ، بالیقیں تابش
شریعت ، طریقت میں آپ کو   حاصل ہے مقام تمکیں تابش
موہ لیتا ہے ہر ایک دل کو   آپ کا بیانِ شیریں تابش
ہے نظم ونثر بالیقیں آپ کی   قابل ذوق، لائق تحسیں تابش
ہے چاروں طرف یہی شہرت   ہیں عاشق شہ مرسلیں تابش
مثل شمس و قمر آپ کو   حاصل ہے تاج زرّیں تابش
سودائے غیراب کیوں کررہے   ہیں خانہء دل میں مکیں تابش
شاہد وہ ذرّے آفتاب ہوئے   رہے جو زیر نگیں تابش

(شہزاد شاہد مرید کے)

بہار تابش

حسن گلستان ہے بہار تابش   نغمہء بلبلاں ہے بہار تابش
دستورِ ازل ہے خزاں کا جانا   بہار جاوداں ہے بہار تابش
خوشبو فضا کو مہکا رہی ہے   کیسی گلفشاں ہے بہار تابش
کیف و سرور کا یہ دور کہیے   کہ سائباں ہے ، بہار تابش

خوشی ومسرت کا دور دورہ ہے   محبت کا سماں ہے بہار تابش
نرگس تو بتا ، سوسن تو دکھا   نہیں کہاں ہے ؟ بہار تابش
چشمِ فلک حیراں ہے دیکھو   قاف تا قیرواں ہے بہار تابش
بہار بھی نازاں ہے قسمت پر   اس کی جاں ہے بہار تابش
شاہد محتاج کرم ہے، اے بہار   کہ درد کا درماں ہے بہار تابش

عقیدت شعار، شہزاد شاہد، مرید کے
(متعلم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

حضرت تابش قصوری

حضرت تابش قصوری نعمت پروردگار
حضرت تابش قصوری ہیں عطائے کردگار
حضرت تابش قصوری واصف شاہِ ھُدیٰ
حضرت تابش قصوری مدح خوان مصطفیٰ
حضرت تابش قصوری بوحنیفہ کے غلام
حضرت تابش قصوری غوث اعظم پر نثار
حضرت تابش قصوری علم کے جاگیر دار
حضرت تابش قصوری عشق کے سرمایادار

حضرت تابش قصوری ہیں بھرم قرطاس کا
حضرت تابش قصوری ہیں قلم کا اعتبار
حضرت تابش قصوری رزم میں فولاد ہیں
حضرت تابش قصوری بزم میں یاروں کے یار
حضرت تابش قصوری ہیں محبت کی پھوہار
حضرت تابش قصوری پیار کی ہیں آبشار
حضرت تابش قصوری پاسبانِ علم و فن
حضرت تابش قصوری روشنی کا اک مینار
حضرت تابش قصوری کی کتابیں لا جواب
حضرت تابش قصوری کے تراجم شاہکار
حضرت تابش قصوری اہل سنت کا وقار
حضرت تابش قصوری کا سعیدی پیر و کار

رشحات محبت، شاعر وصحافی مکرم جناب صلاح الدین سعیدی زیدہ مجدہ
ڈائیریکٹر تاریخ اسلام فاؤنڈیشن لاہور

از شاعر اسلام، محترم المقام محمد عبد القیوم طارق سلطانپوری مدظلہ

کتاب مستطاب موسوم بہ ”**عارف کامل**“ احوال پر انوار (داستان حیات) حضرت علامہ مولانا محمد عارف نوری نور اللہ مرقدہ، سال وصال ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء

از قلم ادیب شہیر اہل سنت، تابش خورشید علم وحکمت حضرت المحترم علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری زید فیوضہ۔

روشنیءِ ماہِ طیبہ

۱۴۲۸ھ

سکون خاطر روشن ضمیراں   فروغ دیدہ ہائے حق نگاہاں
وہ عارف اور معروف زمانہ   جہانِ علم کا مشہور انساں
محقق اور اک ممتاز استاذ   خطابت میں کمال اس کا نمایاں
ریاض آگہی کا وَرْدِ خوش رنگ   سپہر صدق و حق کا ماہ تاباں
فروغِ دین کی خاطر وہ سرگرم   برائے عظمت اسلام کوشاں
وہ نور اللہ کا عکس علم و دانش   فقاہت میں جو تھے یکتائے دوراں
منور گفتگو، نوری عمل سے   رکھا ماحول کو اس نے درخشاں
عمل بھی فکر بھی جذبہ بھی صالح   حرم کی شان وشوکت اس کی ارماں

وہ تنویر جنون حشمت فقر — خرد کی ظلمتیں جس سے گریزاں
مجسم سوز و ساز آرزو تھا — وہ تھا اک پیکر پیشانیٔ جاں
رہا زندہ وقار وحوصلہ سے — مجاہد وہ ہمارا مرد میداں
ہوا ہم سے جدا آخر ،صد افسوس — ہمارے قافلے کا وہ حدی خواں
زیاں علم و ہُدیٰ کا اس کی رحلت — وفات اس کی جنودِ حق کا نقصاں
ہوئے ہیں فرقت عارف سے بے حد — فسردو، دل گرفتہ اہل ایماں
قیامت تک رہے اس کی لحد پر — گہرا فشاں سحاب لطف یزداں
بہ تکرار ''ولا'' تاریخ رحلت — وہ ماہ دانش وخورشید عرفاں''
۷۴ + ۱۹۳۳=۲۰۰۷ھ
ادیب نامور ' ممتاز شاعر — مفکر ، منفرد ،استاذِ ذی شاں
قصوری تابش خامہ سے جس کی — منور علم و دانش کے چراغاں
مسلم ،جس کی تحقیقی مہارت — قلم مدت سے اس کا نور افشاں
جو ہیں آثار خامہ اس کے ان سے — مقام اس کا بخوبی ہے نمایاں
وہ علم و فقر کے دانشوروں میں — پسندیدہ و باعزت ہے یکساں
حسینان ادب کا جان محفل — وہ ہے اعزاز بزم خوبرویاں
انہیں دل کھول کر کرنا ہے تقسیم — جواہر سے بھرا ہے اس کا داماں
جو اس کا خامہ ہے عنبر شمامہ — کیا ہے اس کو پھر تابش نے جنباں

کتاب تازہ یہ اس کی ہے جس کا — دل آراء ''عارف کامل'' ہے عنواں
کئے اس نے نہایت عمدگی سے — خدوخال اس میں عارف کے نمایاں
سراہیں گے قصوری کی یہ کاوش — جو اہل علم کے ہیں مرتبہ داں
جمال گلستان معرفت ہے — کتاب اس کی بہار باغ ایقاں

کہی قلب ''ادب'' سے اس کی تاریخ
یہ ''زین گلشن تعلیم وعرفان
۴ + ۱۴۲۴ = ۱۴۲۸ھ

نتیجہ فکر۔حریص فیض حبیب رب
۱۴۲۸ھ
محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

مبشر میرا مدعائے دلی ہے
خدایا رہے آپ کا فیض جاری

کاوش ضیائی

علامہ مولانا قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد حیدری کامونکی

استاد محترم ہیں با کمال — نہیں ان کی کوئی مثال
ہر شاگرد کے لئے بلا امتیاز — بچھا ہے محبتوں کا جال
رنگینی ان کے بیاں میں ایسی — مسلم ہر ایک کو بلا قیل و قال
پر ذوق ہوتا ہے ہر جواب — پیش کرے جب کوئی سوال
باتیں ان کی ایسی گراں بہا — ہم نرخ نہ ہوں لاکھوں ریال
آباء قصوری گاؤں ہری ہر — قصوری آپ بھی مگر بے مثال
نہ ٹوٹے کبھی دل کسی کا — اس طرف خاص رہتا ہے خیال
ہیں وہ ولی اللہ بالیقیں — نہیں انہیں کوئی حزن و ملال
کہ **لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون** — فرماتا ہے رب ذوالجلال
بصیرت اتقوا فراسۃ المؤمن — نظر ینظر بنور اللہ بہرحال
سلامت رہیں سایہ گنبد خضرا میں — دعا ہے میری یہ ہی میرا سوال
رعب و دبدبہ ایسا کہ — اعداء میں دم کی نہیں مجال

تحریر و تقریر و تدریس ان کی — لم یزل لایزال ولازوال
مسلک کی پاسبانی ہو یا ناموس مہتراں — آپ نہیں رکھتے عزت کا اپنی خیال
کم ظرف عیب کے جویاں رہے اگر — درگزر، قائم اخلاق نبی کی مثال
تحریر وتقریر بھی نہ عداوت مٹائے اگر — آخرکار ہے موت ہی اس کا زوال
لکھ سکے مدحِ استاذ یہ ہے — قلم ضیاء بار کے لئے محال

مؤرخ ایران جناب ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رہا صاحب

۲۱ جنوری ۲۰۰۱ء/۳ ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ

محمد منشا تابش از قصور است
منور قلبش از نور غفور است
خدا یارش بود در ہر دو عالم
کہ تابش زندہ تا یوم النشور است

محقق عصر، مورخ ایران جناب ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رہا صاحب
بانی کتابخانہ گنج بخش ایرانی سفارت خانہ (اسلام آباد پاکستان)

سنہری عبادت عشق

بہ مناسبت چاپ ونشر کتاب مستطاب ''سنہری عبادت ترجمہ کیمیا سعادت بہ ھمت وترجمہ جناب آقائے مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری زیدعزہ العالی وبہ کوشش وطبع ونشر ملک حسین شبیر وبرادران ۔ لاہور

سنہری عبادت آمد کل پاک عشق وعرفاں
شدہ تابش قصوری بہ مترجمی ثنا خواں
رہ و رسم عشق بازی ،بشنو ز تابش ما
شب و روز او محبت زدہ نقش پاکبازاں
ہمہ کیمیای دانش ، سعادت آمد آباد
بہ دلم رسیدہ نیکی صفت کلام انسان
خوش و شادمان شدم من، سنہری عبادت آمد
دل منشا تابش ما بودش مقام رحمان
سر و جان فدای او باد ،کہ محمد غزالی
بہ طریق بحث ورفیسر ،بہ نوائی نی نوازاں
کل پاک خوش نوازی ،بہ فضائل نماز است
شدہ کوشش قصوری ،بہ سعادتش درخشان

دل ہر کس بسوزد اگرش رسد محبت
ہمہ دم صفا رسیدہ ، ز امام راہ قرآن
سخنش شفا بخشد ' اگرت بہ دل اثر کرد
سخن غزالی ما ، بود از جہان خوبان
غم و رنج و شادمانی ، سنہری سعادت ما
بہ جمال کیمیای ، ہمہ جا بود گلستان
تو کجا و ما کجای ، توئی تابش قصوری
خور و خواب ماچہ باشد،سنہری عبادت جان
شدہ زندہ دل بہ لاہور ، ہمہ عاشقان اللہ
در و دشت وکوہ وصحرا ، بہ کمال خود شتابان
سر و کار شبیر ، آمد بہ جہان چاپ مشہور
ہمہ یار و یاورہم ، بہ برادری گل افشان
تو بخوان حدیث او را ، کہ منم فقیر درگاہ
چہ شود کہ گل بریزی ، بہ صراط وقسط ومیزان
اگرت نصیحت آمد ، ہم دم قبول فرما
کہ امام ما غزالی ، بہ سعید کیمیادان
چہ شود اگر بجوئی ، سخن حقیقت حق

که سخن گزار اویسی ، به جمال من پرستان

خوش وشادمان ازویم ،که دلم ربوده است او

حسنات عشق الله ، همه از وفای ایمان

شده ترجمه به خوبی ، همه کیمیای هستی

تو که تابش قصوری ، به دلت رسیده برهان

منم عاشق تو منشا ، توئی عالم و تومولا

تو محمدی و آقا ، به منت سعید احسان

به برادر ان شبیر ، برسان زمن سلامی

همه در طریق الله ، همه کامیاب و شادمان

همه عاشق محبت ، توئی تابش صفاکیش

تو نوازش ''رها،،کن زقصور شهر عرفان

سروده: دکتر محمد حسین تسبیحی ''رها''

حروف چین: محمد عباس بلستانی ۲۰۰۲/۱۰/۱۹م ۱۳۸۱/۷/۲۷ھ ش

نفیس الواعظین نوردل وجان

به مناسبت چاپ ونشر کتاب مستطاب نفیس الواعظین ترجمه انیس الواعظین توسط ملک حسین شبیر برادرز به کوشش وهمت وترجمه حضرت آقای

مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری

نفیس الواعظین نور دل و جان — قصوری راشده پیوند ایمان

ابو بکر بن محمد قریشی — انیس الواعظین را داده احسان

ملک شبیر برادرز ، چاپ کرده — به سرمایه نموده کار خوبان

محمد منشای تابش قصوری — زده نقش محبت در بهاران

اگر عشق خدا در دل نباشد — چگونه می شود انسان خدا دان؟

فرستاده بر ایم جلوه نور — نفیس الواعظین گل فشانان

نصیحت ها و اندر زهای دینی — سخن های دل آویز عزیزان

کلام حق به تفسیر و به تاویل — حدیث پاک وگوهر های رخشان

نشان منزل و راه سعادت — سلوک درگه امید واران

نماز روزه و حج و زکاتش — انیس الواعظین آورده در جان

ببین ترجمه تلخیص اردو — بود پیوسته ء احوال مردان

محمد منشا آن مرد خرد مند — بسی کوشیده دراهداف قرآن

ملک شبیر حسین جانباز طالع — به طبع ونشر وعلم یکتا و یکران

خدا یار همه مردان حق باد — ملک شبیر حسین ، چون ماه تابان

الهی زنده و پائنده باشد — محمد منشا ' علامه به دوران

بخوانید ای عزیزان هرشب وروز — نفیس الواعظین دل نوازان

نفیس و ہم انیس، صورت گر عشق   نشان واعظین در ہر دو یکسان
ہمی خواند انیس الواعظین را   رھا' پیوستہ' منشا ' ثناخوان

سرودہ: دکتر محمد حسین تسبیحی ''رھا''

۱۹/۱۰/۲۰۰۲م۔۲۷/۷/۱۳۸۱ھ ش

حروف چین: محمد عباس بلتستانی

زینت المحافل شد' سرو ناز باغ دل

بہ مناسب چاپ ونشر کتاب مستطاب زینت المحافل ترجمہ نزہۃ المجالس بہ ترجمہ وکوشش وہمت حضرت آقای مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری الحنفی زیدعزہ العالی بہ سرمایہ وطبع ونشر ملک حسین شبیر برادران درلاہور پرنور۔

زینت المحافل شد گلشن محبت ھا
نزھت المجالس شد ، محور صداقت ھا
پر کجا شدہ روشن در محافل خوشبو
در مجالس دینی صبر و استقامت ھا
یادگار کوشش ھا ، از محمد منشا
آن کہ از قصور آمد ، پیکر بشارت ھا
ترجمہ بہ جان کردہ ، نقد دل نشان کردہ

کشف جاودان کردہ روضہء ولایت ھا
آن امام عبد رحمٰن را ، دادہ نقش عرفانی
صادق البیان آمد در طریق خدمت ھا
ای محمد منشا ، تابش جہانتابی
درس و بحث تو ہر دم ، جلوۂ رفاقت ھا
کاخ علم و دل آباد ، از بیان و درس تو
حلقہ دروس تو ، مشعل امامت ھا
بحر بیکراں منشا ، در طریق روحانی
علم وعشق وعقل و حلم شوکت شرافت ھا
سایبان راہ حق ، کار و کوشش منشا
زینت محافل را ، تو بداں ز نعمت ھا
ماہ نو شدہ رخشان ، ترجمان منشائی
صف شکن بہ علم دین ، پیک دل کرامت ھا
نزھت المجالس شد ترجمہ بہ اردوی
زینت المحافل شد ، یادگار ملت ھا
جلد اول و دوم ، صدر محفل و مجلس
از نفایس علمی ، این بود علامت ھا

تابش قصوری را ، لطف حق بود ہمراہ
چون کہ کار او باشد ، جلوهٔ ھدایت ھا
قصه ھای اخلاق ، شامل مجالس شد
ہر کس بہ دل جوید ، محفل طریقت ھا
ھم حدیث و ھم قرآن ، ھم روایت و تفسیر
ھم حضور و ھم غایب ، مظہر درایت ھا
شہد خواندن زینت ، جان و دل کند شادان
صدق لفظ و معنی را ، شامل حکایت ھا
آن ملک حسین شبیر ، عاشق علوم دین
این برادران یکسر ، رہرو طاعت ھا
گنج علم و دین یکسر ، گنج تابش دلبر
یار او بود گنج بخش ، صاحب بصیرت ھا
من بہ دل شدم عاشق ، بر علوم عرفانی
کشف جان من محبوب ، آیت لطافت ھا
می روم سوی تابش ، آن قصور منشائی
سرو ناز باغ دل ، کوثر نجابت ھا
ھم قصور و ھم لاہور ، مرکز علوم و فنون

این ملک حسین شبیر ، زنده دل بہ جلوت ھا
من دعا بہ دل گویم ، ھم ملک شبیر
ھم قصوری دانا ، حاصل سلامت ھا
این ،رھا، شب و روزش ، در سلوک حق باشد
آرزوی او باشد ، ھم دعا زیادت ھا

سروده: دکتر محمد حسین تسبیحی ''رھا''
۱۹/۱۰/۲۰۰۲م۔ ۲۷/۷/۱۳۸۱ھ ش

حروف چین: محمد عباس بلتستانی

مکرم و معظم جناب ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رھا

نامور ایرانی محقق، شہرہ آفاق مفکر و ادیب، صاحب تصانیف کثیرہ مکرم و معظم جناب ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی رھا، بانی کتابخانہ گنج بخش ''سفارت خانہ ایران' اسلام آباد پاکستان کا علامہ تابش قصوری کی خدمت میں یادگار منظوم و منثور خراج تحسین و تبریک (ادارہ)

جناب آقای مولانا محمد منشا تابش قصوری دام مجدہ العالی

سلام و دعا و احترام، تقدیم می دارم،

ہمواره از درگاه خدای بزرگ برای سرکار عالی، پیروزی و موافقیت و

کامیابی آرزو دارم، نامہ ء جناب عالہ بہ ہمراہ ۲ جلد کتاب زندہ ’’نفیس الواعظین ترجمہ ء انیس الواعظین‘‘ بہ دستم رسید، بسیار سپاس گزارم خاصہ ایں کہ مطالب عرفانی وروحانی ومعنوی درایں کتاب گنجانیدہ شدہ است‘ دیگر اینکہ اشعار زیبا ولآویز دربارہ ء کتاب وشما در آن چاپ شدہ است، قطعہ شعر این بندہ ء حقیر را دربارہ ء خودتان چاپ کردہ اید، بسیار متشکرم، خدا یار و نگہدار شما باشد

توئی منشا، توئی تابش قصوری   محمد منشا ہستی در حضوری
ہمیشہ سالک راہ خدائی   بہ علم و معرفت صدر الصدوری
نہال عشق حق در قلب پاکت   بہ تعلیم علوم شیخ الاموری
سراسر کوشش تو حق شناسی   برای نوجوانان خیر نوری
نوشتی جلوہء وعظ و خطابت   نفیس الواعظین شرق پوری
تو از زندہ دلان شہر عشقی   بہ قرآن خدا کشف السروری
شب وروز شدہ تحقیق اسلام   حدیث و فقہ تفسیر و نشوری
تلامیذ تو گویاء محبت   بہ سیر ارض حق کامل عبوری
شناساءِ جہان عشق و عرفان   بہ خط خوش کتابت را مروری
یگانہ کار تو تعلیم وتحقیق   خطابت را امیر و شاہ پوری
محمد مصطفیٰ ﷺ را نعت خوانی   سر کشف وکرامت را کافوری

صلوۃ و صوم تو پوستہء دل   بہ جنات عدن، غلامان وحوری
طریق من بود عرفان اللہ   محمد منشا تابش قصوری
دعا گوءِ تو شد ہر شام وہر روز   ’’رہا‘‘ نزدیک وہموارہ تو دوری

استاد من، حضرت آقای مولانا محمد منشا تابش قصوری زید عزہ العالی، بسیار متشکرم کہ مرا یاد کردید، وبادو (۲) جلد کتاب ارزند بندہ را مورد عنایت قرار دید انشاء اللہ کشف المحجوب تحلیل کشف المحجوب را برائے شمار ارسال می دارم۔

جناب عالی واقعاً درامور ادبی وعرفانی ومعنوی، گوی سبقت راز ہمگان ربودہ ای، خدایا روزنگاہ دارت باشد فعلا، تا نامہ ء دیگر خدا حافظ

باتقدیم احترام بسیار، مخلص شما، خادم العلم والعلماء

دکتر محمد حسین تسبیحی رہا

یادگار شعر

علامہ تابش قصوری جب دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف میں زیر تعلیم تھے تو آپ نے رخصت کے لئے منظوم درخواست لکھی جس پر آپ کے استاذ گرامی صدر العلماء علامہ ابوالضیاء محمد باقر ضیاء النوری علیہ الرحمۃ جو تا حیات دارالعلوم کے صدر المدرسین کے منصب پر فائز رہے، انہوں نے درخواست پر دستخط فرماتے ہوئے فی البدیہہ دو یادگار شعر قلمبند فرمائے اور حضرت فقیہ اعظم مولانا الحاج ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی اشرفی علیہ الرحمۃ بانی دارالعلوم نے بھی ایک خصوصی شعر عطا فرمایا:

بامید رخصت برو تابشا
سفارش کنم تا بیابی عطا

اجازت دہدش بگوید ضیاء
کہ اے کشتۂ درج جود و سخا

ضیاء النوری......۱۹؍دسمبر ۱۹۶۱ء

ہے رخصت تمہیں تابش بیقرار
بشرطیکہ ہو حاضری برقرار

ابوالخیر محمد نور اللہ...... ۹؍ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ

اقتباس رخصت

ہوگئے ہیں دو مہینے آج منگلوار تک
اس لئے رخصت عطا ہو ویر سے اتوار تک
فرمائیں گے رخصت عطا امید واثق ہے حضور
ان شاء اللہ ہوگا تابش وعدہ پر حاضر ضرور

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دسمبر 2006 میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر عنایت سے راقم کو بسلسلہ حج مبارک حرمین طیبین کی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ کرم بالائے کرم یہ کہ اس سال حج جمعۃ المبارک کو ہوا جس کو عرف عام میں حج اکبر کہا جاتا ہے۔ یوں برکات حج کے ساتھ ساتھ سیدالانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حج مبارک سے موافقت کی سعادت بھی نصیب ہوگئی۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء

این سعادت بزور بازو نیست ..... تانہ بخشد خدائے بخشندہ

مزید حسن اتفاق کہ اس مقدس سفر کے تمام اہم مراحل جمعۃ المبارک کو ہی انجام پائے۔ حج کی درخواست، اس کی منظوری، بیت اللہ کا طواف اول وعمرہ، وقوف عرفہ، مدینہ منورہ کے لئے روانگی اور پھر وطن واپسی بھی جمعۃ المبارک کو ہوئی۔ والحمد للہ علی ذالک۔ بحر عشق ومحبت نبوی میں غوطہ زنی کرنے والے زائرین جانتے ہیں کہ بارگاہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم میں الوداعی سلام عرض کرتے ہوئے رخصتی کا اذن طلب کرنے کا مرحلہ کس قدر رقت آمیز اور مشکل ہوتا ہے۔ مدینہ منورہ میں آٹھ روزہ قیام کے بعد راقم کو یہی مرحلہ درپیش تھا اور سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ بارگاہ اقدس میں درود وسلام کا نذرانہ کیسے پیش کروں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دین ودنیا کی بھلائی کیسے طلب کروں۔ استمداد واستغاثہ کے لئے کن الفاظ کا سہارا لوں۔ بندہ کے بیگ میں مسائل حج وعمرہ سے متعلق دو تین مختصر کتابیں موجود تھیں۔ ان کی ورق گردانی کررہا تھا، انہی میں سے ایک کتاب ''احکام حج وعمرہ'' تصنیف علامہ ریاض احمد صمدانی مدظلہ العالی کے آخری صفحہ پر ایک منظوم استغاثہ پر نظر پڑی جو فاضل جلیل، عاشق رسول، پیکر اخلاص ووفا، استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری زیدہ مجدہ' سینئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ کا تحریر کردہ تھا۔ پڑھنا شروع کیا

تو بس پڑھتا ہی چلا گیا۔ اس استغاثہ میں عشق ومحبت حبیب خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام، اسلوب استمداد اور حسن طلب کے وہ موتی پروئے ہوئے تھے جس سے بندہ بہت متاثر ہوا اور فیصلہ کرلیا بارگاہ رسالت مآب میں آخری حاضری کے وقت طلب حاجات ورفع مشکلات کے لئے یہی پیش کروں گا۔ استغاثہ کا مطلع یہ ہے:

میری بربادستی کو بسادو یارسول اللہ..... کنارے پر میری کشتی لگادو یارسول اللہ

اور مقطع یہ ہے:

یہی ہے آرزوئے زندگی تابش قصوری کی..... دم آخر رخ زیبا دکھادو یارسول اللہ

چنانچہ الوداعی حاضری کے موقع پر دل مضطرب اور اشک رواں کے ساتھ استغاثہ پیش کرتے ہوئے آخری شعر زبان پر ایسا جاری ہوا کہ واپس رہائش گاہ پر آنے، رخت سفر باندھنے، سامان گاڑی میں رکھنے بلکہ شہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدود سے جدا ہونے تک بار بار زبان پر آتا رہا۔ کبھی یوں کہ: ''یہی ہے آرزوئے زندگی تابش قصوری کی''، اور کبھی تھوڑا تصرف کرکے یوں

یہی ہے آرزوئے زندگی حافظ سعیدی کی..... دم آخر رخ زیبا دکھادو یارسول اللہ

ذہن میں یہ خیال بار بار آتا کہ علامہ تابش قصوری صاحب کس قدر خوش نصیب اور ان کا یہ استغاثہ بارگاہ رسالت میں کتنا مقبول ہے کہ جس طرح میری حاضری کئی روزہ سفر کے بعد ہوئی ان کی حاضری استغاثہ مذکورہ کے باعث گھر بیٹھے ہی ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ مستغیث موصوف کو مزید برکتوں سے مالا مال فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وبارک وسلم۔

۱۲ / ربیع الاول ۱۴۲۹ھ　　حافظ عبدالستار سعیدی

۲۱ / مارچ ۲۰۰۸ء (الجمعۃ المبارکۃ)　　ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

''احزابِ عظمت''

۱۴۲۹ھ

نقش گر خامۂ اربابِ ہنر ہے پیہم
کشش انگیز مگر ہوتا نہیں ہے ہر نقش

کلکِ تابش نے جو تیار کیے ہیں ، وہ ہیں
دل کش و خوشتر و فردوسِ نظر اکثر نفس

یہ مناقب کا گلستان یہ معارف کا چمن
نقشِ تاباں ، قلم نور کا ہے انور نقش

نقش آرائی قصوری نے جو تازہ کی ہے
میں خدا لگتی کہوں ہے وہ میرے دل پہ نقش

تابش فکر و سخن اس کی ہے ایماں افروز
خوب ایسے ہی بناتا ہے وہ دیدہ ور نفس

اس کی فرمائیں گے تحسین جو ہیں معنی شناس
سامنے لایا وہ اک اور منور تر نقش

اس کی تاریخ طباعت کی کہی ہے طآرق
یہ ہے لاریب ،دل آویز ''نظر پرور نقش''

۲۰۰۸ء

شاعرِ اسلام محترم جناب محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)
یکم جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ

''تابش قصوری''

(۲۷ردسمبر ۲۰۰۷ء کے مکتوب گرامی کے مطالعہ سے پیدا شدہ تاثرات)

نقیبِ کاروانِ خیر ہے تو   فلاح و فوز و فرحت کا پیامی
جہانِ علم میں ہے تیرہ شہرہ   خدا نے تجھ کو بخشی نیک نامی
جلیل القدر استاذ و معلّم   سخن ور بھی ہے تو نامی گرامی
ضیاء القادری کا تو ہے تلمیذ   مناقب، حمد، مدحت سب میں نامی
سَند کے طور پہ بزمِ ادب میں   لیا جاتا ہے جس کا اسم سامی
یہ رشتہ خوش نصیبی خوب بختی   یہ نسبت ہے تیری اعلیٰ مقامی
نقوش خامہ دل آویز تیرے   خزینہ علم و دانش کا تمامی
زباں ہے تیری گل بارِ معارف   ہر عالم جن کا شیدائی ہر عامی
نوازا ہے تجھے ساقی نے بیحد   مثالی ہے تیری لبریز جامی
تیرے الفاظ پڑھکر دل بھر آیا   ذرا بھی کرنہ فکرِ ناتمامی
کہا لا تقنطوا من رحمة الله   یہ دی اُس نے نویدِ شاد کامی
وہی آئندہ بھی ہے تیرا ساقی   مٹا دے گا وہ تیری تشنہ کامی
سعادت یابِ عشقِ مصطفیٰ ہے   ہے تیرا خاتمہ با شاد کامی
نظر انداز کر دے گا وہ غفار   بہ حق مصطفیٰ تقصیر و خامی
خدا کے اور محبوب خدا کے   محبوں کی خوش انجامی ، دوامی
پسندیدہ ہے طآرق کی بھی تیری   خلوص آمیز شائستہ کلامی

شاعرِ اسلام محترم جناب محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری
۱۵/جنوری ۲۰۰۸ء

نورِ محمد ﷺ

ہے طورِ نظر نورِ ایزد کی تابش
عجب ہے جمالِ محمد کی تابش

ہے خلدِ معلّیٰ مدینہ نبی کا
ہے تا عرشِ ربّ سبز گنبد کی تابش

چراغِ سرِ طور، موسیٰ نے دیکھا
دو عالم نے دیکھی محمد کی تابش

مدینہ کے ذرّے ہوئے جب درخشاں
ہوئی ماند لعل و زمرد کی تابش

جہانتاب غارِ حرا کے ہیں جلوے
ہیں عالم میں انوارِ امجد کی تابش

نہ کیوں ہوتا بے سایہ جسمِ منوّر
تھی نورِ مبیں آپکے قد کی تابش

مہ و مہر میں کہکشاں ہے درخشاں
جبین و رُخ و زلف احمد کی تابش

حد و تعیّن سے ہے لامکاں تک
محمد ﷺ کے انوارِ بے حد کی تابش

ہے نورِ الٰہی سے نورِ محمد ﷺ
ہے تابشؔ میں نورِ محمد کی تابش

تراجم و تصانیف

ادیب شہیر علامہ مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری مدظلہ

۱	مطالب القرآن علی خزائن العرفان	عربی	مطبوعہ
۲	اغثنی یا رسول اللہ	ہفت زباں	مطبوعہ
۳	دعوت فکر	اردو	مطبوعہ
۴	راہِ عمل	اردو	مطبوعہ
۵	عید میلاد النبی کا انقلاب آفرین پیغام	اردو	مطبوعہ
۶	جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کا تاریخی جائزہ	اردو	مطبوعہ
۷	وسیلۂ بخشش	اردو	مطبوعہ
۸	تحریک نظام مصطفیٰ میں جامعہ نظامیہ کا کردار	اردو	مطبوعہ
۹	انوار المقیاس علی تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ	عربی	مطبوعہ
۱۰	نورانی حکایات	اردو	مطبوعہ
۱۱	انوار حیات (ترتیب)	اردو	مطبوعہ
۱۲	محفل نعت	اردو	مطبوعہ
۱۳	انوار امام اعظم	اردو	مطبوعہ

۱۴ تعارف رضا کیڈمی لاہور	اردو	مطبوعہ
۱۵ مقدمہ دعوت فکر	اردو	مطبوعہ
۱۶ اختلاف کب، کیوں اور کیسے؟	اردو	مطبوعہ
۱۷ دشمنانِ رسول انام کا انجام	اردو	غیر مطبوعہ
۱۸ ترجمہ موطا امام محمد	اردو	مطبوعہ
۱۹ التامین	اردو	غیر مطبوعہ
۲۰ رفع الیدین	اردو	غیر مطبوعہ
۲۱ اختلافات	اردو	غیر مطبوعہ
۲۲ الفاتحہ	اردو	غیر مطبوعہ
۲۳ حسن عبادت (مجموعہءِ نعت)	اردو	غیر مطبوعہ
۲۴ داستان اولیاء	اردو	غیر مطبوعہ
۲۵ ترجمان اویس (رسائل)	اردو	مطبوعہ
۲۶ مُحَمَّدٌ نُورٌ	اردو	مطبوعہ
۲۷ زینت المحافل ترجمہ نزہۃ المجالس (اول)	اردو	مطبوعہ
۲۸ زینت المحافل ترجمہ نزہۃ المجالس (دوم)	اردو	مطبوعہ
۲۹ نذرانہءِ عقیدت بحضور فقیہ اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ منظوم	اردو	مطبوعہ

۳۰ تذکرۃ الصدیق رضی اللہ عنہ	اردو	مطبوعہ
۳۱ ضیائے ملت، تذکرۂ علمائے اہل سنت	اردو	غیر مطبوعہ
۳۲ انوار الصیام	اردو	مطبوعہ
۳۳ مقالات اشرفیہ	اردو	مطبوعہ
۳۴ نشان منزل	اردو	غیر مطبوعہ
۳۵ من اعلم من الخلائق	اردو	غیر مطبوعہ
۳۶ ترجمہ حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف	اردو	غیر مطبوعہ
۳۸ صوت الرضا	اردو	غیر مطبوعہ
۳۹ دعوت فکر	عربی	مطبوعہ
۴۰ دعوت فکر	انگلش	مطبوعہ
۴۱ دعوت فکر	ہندی	مطبوعہ
۴۲ دعوت فکر	نیپالی	مطبوعہ
۴۳ سنہری عبادت ترجمہءِ کیمیاءِ سعادت	اردو	مطبوعہ
۴۴ نفیس الواعظین ترجمہ انیس الواعظین	اردو	مطبوعہ
۴۵ ترجمہ مکاشفۃ القلوب	اردو	مطبوعہ
۴۶ رازوں کے راز ترجمہ سر الاسرار	اردو	مطبوعہ

۴۷ نور سے ظہور تک	اردو	مطبوعہ
۴۸ عارف کامل (احوال و آثار علامہ محمد عارف نوری علیہ الرحمہ)	اردو	مطبوعہ
۴۹ اصحاب بدر (جدید ترتیب و تدوین)	اردو	مطبوعہ
۵۰ خواتین کے لئے بارہ تقریریں (از بنت تابش قصوری)	اردو	مطبوعہ
۵۱ رازوں کے راز ترجمہ سر الاسرار	اردو	مطبوعہ
۵۲ مظہر لاریب اردو ترجمہ شرح فتوح الغیب	اردو	مطبوعہ

معاون خصوصی قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی
فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور: مدرس مدرسہ اسلامیہ کامونکی

۵۳	ترجمہ مدارج النبوت (اول)	مطبوعہ
۵۴	ترجمہ مدارج النبوت (دوم)	مطبوعہ

خدا قائم رکھے! عمر خضر دے!

تابش قصوری، نہیں جن کا ثانی

قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی
فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی (علیہ الرحمتہ) کی دربار عالیہ شیر ربانی (علیہ الرحمتہ)

پر آخری حاضری

حضرت شیخ المشائخ میاں جمیل احمد شرقپوری مجددی نقشبندی مدظلہ

کی طرف سے مولانا محمد منشا تابش قصوری استقبالیہ پیش کر رہے ہیں

الناشر

المکتبۃ الاشرفیۃ مریدکے، شیخوپورہ

0301-4735853